﴿گزشتہ سے پیوستہ﴾
کیا ہم بیداری کی قیمت ادا کرنے کے لیے تیار ہیں؟

Are We Ready To Pay the Price For Revival

بائبل کے اساتذہ کے شہزادے کمبیل حورگن نے اعلان کیا تھا۔ کہ وہ بائبل کی کسی کتاب کی تعلیم کی کوشش نہ کرے گا۔ جب تک کہ وہ اسے کم ازکم پچاس بار نہ پڑھ چکا ہو۔

چند سال پہلے میری سمجھ کے مطابق ایک صاحب نے انگلش مقابلہ میں شرکت کی اور بائبل کے لیے اتنے پرجوش ہوگئے کہ تین سالوں میں انہوں نے بارہ بار مکمل پڑھا۔ بظاہر انسان یہی سمجھے گا کہ وہ کسی فارغ البال طبقے سے تعلق رکھتا تھا۔لیکن حقیقت میں وہ صبح ساڑھے پانچ بجے سے حورویل اسٹیل پلانٹ میں کام شروع کرتا تھا۔

جب 1857ء سے 1859ء کے عظیم کی لہریں آئیں، تب بائبل کو اتنا نظر انداز کیا گیا کہ اسے کتاب نہ سمجھا جاتا تھا۔ ریاست ہائے متحدہ اور برطانیہ موڈی کے زمانے میں بھی بائبل کو نظر انداز نہیں کیا گیا تھا۔

میخو خاندان کے آخری دور میں علماء سے یہ توقع کی جاتی تھی کہ وہ اپنے دانشوروں کی کتب زبانی یاد رکھیں۔ تو نام نہاد مسیحی بھی ممالک کے علماء بائبل جو کہ دنیا کی عظیم کلاسک ہے کے بارے میں اس معیار پر کیسے پورے اترتے ہیں۔

یہ افسوس ناک حقیقت ہے چین میں جو بہت سے لوگ بظاہر خداوند یسوع کی نمائندگی کے لیے آتے ہیں۔ اس کے کلام سے بہت کم واقف ہوتے ہیں۔تیس سال پہلے مشنری کا معیار یہ تھا کہ بائبل کو اس حد تک جانتا ہو کہ اسے لغت یا حوالہ کی مدد لینے کی ضرورت نہ پیش آئے۔

کیا آج کے مشنریوں کی بائبل سے لاتعلقی اس لئے ہے کہ وہ نادانی سے سمجھتے ہیں کہ انہوں نے گناہوں سے بیمار دنیا کی ضرورت پوری کرنے کے لئے کوئی اچھا طریقہ ڈھونڈ لیا ہے۔

تیاری: خداوند یسوع مسیح کو سربلند کر کے آخرکار بیداری کی پکار پر ہونی چاہیے۔ کہ ہم یسوع مسیح کو اپنے دلوں میں بادشاہ کے طور پر سربلند کریں۔

بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خدا وہ ایورسٹ کی چوٹی کی مانند جو ہموار میدان سے بلند ہوتی ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ رہے۔ تو ہمارے دل میں صرف اسی کے لیے جگہ ہونی چاہیے۔ اور ہر طرح کی خودغرضی کو رّد کرنا ہوگا۔ تب ہی ہم توقع کر سکتے ہیں کہ بڑے میدان ہمارے سامنے کھیلیں۔ خدا کا روح آج بھی ہمارے ساتھ ہے پنٹیکیست اب بھی ہماری پہنچ میں ہے۔ اگر بیداری ہم سے روکی جارہی ہے۔ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ

کوئی نہ کوئی بت اب بھی تخت نشین ہے۔ کیونکہ ہم اب بھی انسان کی چالاکیوں پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ ہم اب بھی اس ناقابل تبدیل سچائی کا سامنا کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ نہ تو زور سے اور نہ توانائی سے بلکہ میری روح سے رب الافواج فرماتا ہے۔ (زکریاہ 6:4)

مسیح کی کفارہ بخش موت کے باعث ہم اس کے نام سے دعا مانگتے ہیں اور جو اس کی کفارہ بخش موت کا یقین نہیں کرتے وہ اس کے نام سے دعا بھی نہیں کرتے، کیونکہ وہ محض الفاظ ہی استعمال کرتے ہیں مگر ان کا یقین نہیں کرتے اس لیے ان کی دعائیں بے اثر ہوتی ہیں۔ ہم اس بات کی گہرائی کو مسٹر موڈی کی خدمت کے آغاز سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ بتاتے ہیں کہ ایک جج جو مسیحیوں کو انتہائی برا سمجھتا تھا جب کہ وہ بہت ذہین اور سمجھدار بھی تھا۔ اس کی بیوی بہت اچھی مسیحی تھی وہ بہت پختہ ایمان رکھتی تھی اور ڈی ۔ایل موڈی کی دعائیہ میٹنگز میں ضرور شرکت کرتی تھی اس نے مسٹر موڈی سے درخواست کی کہ وہ اس کے شوہر سے بات کریں اور انہیں مسیح پر ایمان لانے کے لیے کلام سنائیں۔ مسٹر موڈی شروع میں جھجک رہے تھے کہ ایسے نک چڑھے شخص سے وہ کیا بات کریں۔ آخر کار انہوں نے اس سے بات کی اور اسے کلام سنایا لیکن وہ شخص ہنسنے لگا اور کہنے لگا کہ مجھے ان باتوں میں کوئی دلچسپی نہیں تب مسٹر موڈی نے اسے کہا کہ جب بھی آپ مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کریں تو مجھے ضرور بتائیں۔ اس نے جواب میں ہنستے ہوئے کہا کہ ''جی ہاں، میں ضرور آپ کو بتاؤں گا: اگر میں کبھی تبدیل ہوا۔''

ہماری ضرورت کے لیے خدا کی کفایت

God's Sufficiency For Our Need

حوصلہ ایک پیاس ہے جو خدا نے روح میں رکھی ہے، اور روحانی حوصلہ افزائی، وہی واحد حوصلہ جو خدا کے فرزند کے لیے کھلا ہے۔ یہ تڑپ ہے کہ ہم اپنی ذاتی قابلیت کے مطابق بلند ترین مقام حاصل کریں۔ ہر حوصلہ بائبل کی ایک سنہری آیت سے درست ٹھہرتا ہے۔ یہ ایک ایسے حصے میں بیان ہوا ہے جو یہ سکھاتا ہے کہ جتنا فیاضی سے ہم اپنی موجودہ چیزیں اور خود کو دیتے ہیں، اتنی ہی بڑی اور بھرپور ہماری فصل ہوگی۔ ''لیکن بات یہ ہے کہ جو تھوڑا بوتا ہے وہ تھوڑا کاٹے گا اور جو بہت بوتا ہے وہ بہت کاٹے گا۔'' (۲۔کرنتھیوں 6:9) عقل مند آدمی حوصلہ ایک کامل فصل کی منصوبہ بندی کرتا ہے۔ ''اور خدا تم پر ہر طرح کا فضل کثرت سے کر سکتا ہے تاکہ تم کو ہمیشہ ہر چیز کافی طور پر ملا کرے اور ہر نیک کام کے لیے تمہارے پاس بہت کچھ موجود رہا کرے۔'' (۲۔کرنتھیوں 8:9) یہاں ایک چمکتا ہوا وعدہ ہے جو ہر ہماری پوری ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ خدا تم پر ہر فضل زیادہ کرنے پر قادر ہے۔ یہ ہماری ہر ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ یہ ہر زبان میں ایک اجنبی لفظ ہے۔ کیونکہ یہ خاص طور پر آسمان کی پیداوار ہے۔ خدا کی جو قدرت یہاں ظاہر کی گئی ہے وہ ہر ممکنہ ضرورت سے بڑھ کر ہے۔ خدا ہر فضل زیادہ کرنے پر قادر ہے۔'' یعنی ہر

طرح کا فضل، بغیر کسی استثنا کی کثرت سے'' نہ صرف ہماری ضرورت پوری کرنے کے لیے بلکہ اس سے کہیں زیادہ دینے کے لیے۔ یہ کانگو دریا کی طرح نہیں جو دلدل میں گم ہو جائے۔ بلکہ ایمیزون کی مانند ہے جو سینکڑوں میل بہتا ہوا سمندر میں جا گرتا ہے۔ ''تمہارے لیے'' نہ کسی اور جہاں کے لیے، کوئی بھی جان کہیں بھی، کسی بھی حالت میں، کسی بھی وقت، خدا کا ہر فرزند جو اس وعدہ کو پڑھتا ہے۔ جنرل بوتھ کے ایک شاندار قول میں ہے۔ ''خدا اس شخص سے بڑی محبت کرتا ہے۔ جس کے دل ناممکن کے لیے جذبے سے لبریز ہے۔ یہ خدا کا جواب ہے، جو اتنی با معنی زبان میں بیان ہوا ہے جتنا انسان کے تصور میں آ سکتا ہے۔ یہ ہمیں بھرپور اجر دے گا اگر ہم اچھی طرح سمجھ لیں کہ فضل کیا ہے اور یہ کس طرح کام کرتا ہے، خاص طور پر جب یہ کثرت کا فضل ہو۔ فضل جو ضرورت کا مکمل جواب ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ ضرورت پورے طور پر پوری ہو جاتی ہے۔ اور کثرت کا فضل نہ صرف ضرورت پوری کرتا ہے بلکہ کمزوری کو الٹ دیتا ہے، بدمزاجی خوش اخلاقی میں بدل جاتی ہے: کاہلی سرگرمی میں بدل جاتی ہے، غرور انکساری میں بدل جاتا ہے: تیز زبان محبت بھری بات میں بدل جاتی ہے۔ کثرت کا فضل ایک سست مومن کو لے کر اسے محنت کی بھرپوری کی ایک روشن مثال بنا سکتا ہے۔ یہ ایک برگشتہ شخص کو لے کر اس کے اندر ہر وہ جذبہ بھر سکتا ہے جو خدا کے دل کو چھونے، غضب ناک موسیٰ، جس نے ایک آدمی کو قتل کیا زمین پر سب سے حلیم انسان بن سکتا ہے، پطرس، جس نے اپنے خداوند کا انکار کیا، اپنے سر کے بل مصلوب ہو کر اس کا اقرار کر سکتا ہے۔ پولس جو بڑے عقل و فہم والا تھا، مسیح کے لیے احمق بن سکتا ہے۔ اس کے پہلو کو دیکھیں۔ ہمیشہ ہر طرح کی کفایت رکھنا'' ایک سنہری صبح کا سورج گہن اور طوفان میں ختم ہو سکتا ہے۔ یا مکمل گہن میں ڈوب سکتا ہے۔ کتنا بابرکت ہے وہ فضل جو ہمیں ہمیشہ ہر طرح کی کفایت بخشتا ہے؛ معاف کرنے والا فضل، قائم رکھنے والا فضل، دکھ سہنے والا فضل، خوشی دینے والا فضل، کاروبار اور گھر میں فضل، گواہی دینے والا فضل اور اگر ضرورت پڑے تو شہادت کا فضل، جینے کا فضل، مرنے کا فضل، فلپس بروکس کہتا ہے، آسان زندگیوں کے لیے دعا نہ کرو: بلکہ مضبوط آدمی بننے کے لیے دعا کرو۔ اپنے قابو کے مطابق کاموں کے لیے دعا نہ کرو: بلکہ اپنے کاموں کے مطابق قوت کے لیے دعا کرو۔ پھر تمہارا کام کرنا کوئی معجزہ نہ ہوگا، بلکہ تم خود ایک معجزہ بن جاؤ گے۔ ہر دن تم اپنے آپ پر حیران ہو گے اس زندگی کی فراوانی پر جو خدا کے فضل سے تمہیں ملی ہے۔''

ہمارا خدا کی قدرت پر انحصار

ہمارے جواہر کا اگلا پہلو عملی ہے۔ ہمیشہ ہر طرح کی کفایت رکھتے ہوئے، خدا ہمارے ہاتھوں میں ہر آلہ، ہر ہتھیار رکھ سکتا ہے، ایک موثر زندگی کے لیے؛ ہر درست خیال، ہر مناسب لفظ ہر ضروری موقع، ہر لازمی پیسہ، ہر اہم

سامان، کبھی محنت کبھی دکھ سہنا، کبھی مطالعہ، کبھی آرام، کبھی نیند، لیکن کفایت ہمیشہ۔ خدا ہمیں وہ دیتا ہے جو ہمارے پاس ہے، اتنا زیادہ نہیں کہ ہم صرف رکھ لیں بلکہ اس لئے کہ ہم اسے بڑھا سکیں۔ وہ ہمارے وسائل کو بڑھا سکتا ہے اور ہماری صلاحیتوں کو ہماری سوچ سے کہیں زیادہ بڑھا سکتا ہے۔ اس جواہر کا اگلا پہلو زندگی کی وسعت ہے، ہمیشہ ہر چیز میں کفایت رکھنا۔ ہمارے خداوند نے اپنے رسولوں کے ساتھ اسے آزمایا۔ عین گتمنی سے پہلے اور جب وہ جلد ہی اپنے باپ کے پاس واپس جانے والے تھے۔ "پھر اس نے ان سے کہا کہ جب میں نے تمہیں بٹوے اور جھولی اور جوتی بغیر بھیجا تھا کیا تم کسی چیز کے محتاج رہے تھے انہوں نے کہا کسی چیز کے نہیں۔" (لوقا 35:22) ہمیں صرف اسی وقت مایوس ہونا چاہیے جب خدا خالی ہو۔ ''ہر چیز میں مکمل کفایت۔'' آسمان، زمین یا جہنم کے ہر نقطہ اتصال میں، جیسا کہ یعقوب 4:1 میں کہتا ہے "تاکہ تم پورے کامل ہو جائو اور تم کسی بات کی کمی نہ رہے۔" اس جواہر کا آخری پہلو ہمارا حتمی پھل ہے۔ خدا اس قابل ہے کہ تم پر ہر فضل کو زیادہ کرے: تاکہ تم، ہمیشہ ہر چیز میں کفایت رکھتے ہوئے ہر نیک کام میں فراوان ہو جاؤ۔ خدا کا فضل صرف اسی لئے ڈالا جاتا ہے کہ وہ بہہ نکلے۔ اگر دنیا میں کہیں بھی کوئی نیک کام ہے، تو یہ وجہ ہے کہ مجھے اس کے ساتھ ہمدردی رکھنی چاہیے۔ ایک مسیحی کی وسعت لامحدود ہونے چاہیے اور اس کا تعاون بھلائی کے ساتھ لامحدود۔ ہمارے بیان کے ''سب'' ایسے ہیں جیسے گھنٹیوں کی جھنکار، پیاری آوازوں کا تسلسل جو خوف کو خاموش کرتا ہے، شک کو بھگاتا ہے، اور ہمیں خدا کی قدرت کے سمندر پر لے جاتا ہے۔ یہ ہمارے دلوں پر مضبوط ہوگا اگر ہم ڈین اسٹینلی کا بیان پڑھیں۔ خدا اس قابل ہے کہ وہ نہ صرف ایک بلکہ ہر طرح کے تحفے کی فراوانی کرے تاکہ نہ صرف ایک معاملے میں بلکہ ہر معاملے میں اور نہ صرف ایک وقت میں بلکہ ہر وقت، تمہارے پاس صرف ایک نہیں بلکہ ہر طرح کی کفایت ہو۔ اور تاکہ تم بھی اپنی باری میں بہاؤ نہ صرف ایک طرح میں بلکہ ہر طرح کے نیک کام میں۔ دوسرے الفاظ میں، خدا کا فضل وہ نمبر (ایک) ہے۔

جو جب ہماری صفر کے آگے رکھا جائے تو ہمیں

خدا کے وسائل اور میری ضرورت کے درمیان تعلق

خدا قادر ہے: آیت اس سے زیادہ کچھ نہیں کہتی۔ خدا کی قدرت کس طرح ہمارا تجربہ بنتی ہے؟ اس کے لامحدود وسائل میری لامحدود ضرورت سے کہاں جڑتے ہیں؟ صرف ذاتی تعلق کے ذریعے۔ جیسا کہ (مسٹر، اسپرجن) نے کہا ہے ''دیکھو تمہارے سامنے سچائی کا مقدس صندوق ہے، لیکن کنجی کہاں ہے، یہ دعا کے چاندی کے کیل پر لٹکی ہوئی ہے۔ جاؤ، اسے اتارو، صندوق کو کھولو اور مالا مال ہو جاؤ۔'' مریین (Marian) دور کی اذیتوں میں، جب

ایک شہید کو جلانے کے لئے کھمبے کے پاس لایا گیا تو وہ چلایا: اوہ میں نہیں کرسکتا، میں نہیں کرسکتا دیکھنے والوں نے سوچا کہ وہ ایمان سے پھرنے والا ہے، لیکن انہوں نے دیکھا کہ وہ اچانک دعا کی تڑپ میں گھٹنوں کے بل گر گیا۔ پھر اٹھتے ہی اس نے فتح کے جوش میں پکارا: میں کرسکتا ہوں۔ میں کرسکتا ہوں۔

یسوع ''کے نام سے'' دعا مانگنے کی سب سے عمومی مثال جو دی جاتی ہے وہ بینک سے چیک کے ذریعے پیسہ نکلوانے کی مانند ہے۔ لیکن میں اپنے اکاؤنٹ سے صرف اتنا ہی پیسہ نکلوا سکتا ہوں جتنا میں نے وہاں جمع کروایا ہے میں اپنے نام سے اس سے زیادہ پیسہ نہیں نکلوا سکتا اور میں کسی دوسرے بینک میں جا کر جہاں میرا اکاؤنٹ ہی نہیں اپنے نام سے پیسہ کیسے نکلوا سکتا ہوں؟ لیکن فرض کیجئے ایک انتہائی امیر شخص میرا دوست ہے اور اس کے بینک اکاؤنٹ میں بہت سارا پیسہ ہے وہ مجھے ایک بلینک چیک یعنی خالی چیک دیتا ہے جس پر اس نے دستخط کر رکھے ہیں اور مجھے کہا کہ اپنی مرضی کی رقم اس پر بھرلوں۔ وہ میرا دوست ہے تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟ کیا مجھے اپنی حالیہ ضرورت پوری کرنی چاہیے یا جتنا دل چاہے اتنی رقم بھرلوں؟ میں اپنے دوست کی خاطر اور اپنی عزت کی خاطر کوئی ایسا کام نہیں کروں گا جس سے ہماری بے عزتی ہو۔ کچھ خادمین ہمیں بتاتے آئے ہیں کہ آسمان ہمارا بینک ہے۔ اور خدا عظیم ترین ماہرِ معیشت ہے

خود احتسابی

Self Examination

اگر ہم خود پر سخت فیصلہ کریں تو ہم سے فیصلہ نہیں کیا جائے گا۔ اگر ہم اس مقدس خود احتسابی میں ناکام ہوں تو خداوند ہمیں تنبیہ کرتا ہے۔ کیا اپنی عوامی اور ذاتی زندگی میں آپ ہر کام اسی خلوص سے کرتے ہیں جیسے کہ کوئی اور نہیں بلکہ صرف عالم کو (خدا) آپ کو دیکھ رہا ہو؟ کیا آپ دوسروں کو ان چیزوں پر ملامت کرتے ہیں جو آپ میں بھی پائی جاتی ہیں؟

کیا آپ دوسروں سے وہی سہہ سکتے ہیں جو وہ آپ سے سہتے آئے ہیں؟ یہ حقیقت ہے کہ آپ کبھی کبھار ان لوگوں کے بارے میں ہلکے لفظوں میں بات کرتے ہیں جنہوں نے آپ کو تکلیف دی یا آپ سے پوری طرح متفق نہیں ہوئے، یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ نے دل سے ان کو آزادانہ طور پر معاف نہیں کیا۔ یہ حقیقت کہ اچانک رکاوٹیں، تکالیف اور مایوسیاں آپ کو پریشان اور فکرمند کردیتی ہیں، اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ ابھی تک زمینی لذتوں اور ماحول سے پوری طرح جدا نہیں ہوئے۔

تجربے کی گہرائی کو ''ہلیلویاہ'' کہنے اور نعروں کی مقدار سے نہیں پرکھا جاتا۔ جب میٹنگ میں سب کچھ موافق ہو۔ بلکہ اس طاقت سے جو ثابت قدمی اور صبر کے ساتھ ہر اس چیز کو برداشت کرنے کی قوت دیتی ہے جو خدا کی طرف

سے ہوتی ہے یا جو انسان اور شیاطین نازل کرتے ہیں۔ یہ بالکل ناممکن ہے کہ کوئی شخص تیز یا طنزیہ جواب دے یا آزاد مزاجی کا اظہار کرے جب تک پہلے اس کے اندر روح میں تقسیم پیدا نہ ہوئی ہو۔ اس سے پہلے کہ کوئی شخص ظاہری طور پر حساس ردعمل ظاہر کرے، وہ اندر ہی اندر ایک زخمی احساس کو پال رہا ہوتا ہے۔ کیا آپ اس مقام پر پہنچ گئے ہیں جہاں آپ پر دباؤ ڈالا جا سکے؟ کیا آپ اس مقام پر پہنچ گئے ہیں جہاں آپ اپنے حقوق پر اڑنے کے بجائے خدا کو یہ موقع دیتے ہیں کہ وہ آپ اور آپ کی رائے کا دفاع کرے، تاکہ آپ اپنے مقصد کو پورا کریں مگر اس قیمت پر نہیں کہ پاک روح کو دکھ پہنچے؟

خوشی اس لیے نہ کریں کہ آپ کی مخالفت کی جا رہی ہے یا آپ کو ناچیز سمجھا جا رہا ہے بلکہ خوشی اس لیے کریں کہ خدا کا حیرت انگیز فضل آپ کو ان لوگوں کے خلاف ذرا سا بھی کڑواہٹ محسوس کرنے سے بچاتا ہے جو یہ کرتے ہیں۔ وہ ہر بات پر آپکی مخالفت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ یسوع کے ساتھ گہرا تعلق کیسے قائم کریں۔ تنہائی میں اکیلے ہو جائیں، اور جب آپ اپنی باتیں کہہ چکیں تو اپنا دل خالی کر کے پھر اس خدا سے کہیں کہ وہ آپ سے آزادانہ طور پر بات کرے اور آپ کو وہ سب کچھ بتائے جو وہ آپ کے بارے میں سوچتا ہے۔ ہاں یہاں تک کہ وہ خوف بھی جو آپ اور آپ کے دل سے متعلق ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

عالم کل کی نظر کے نیچے

کیا آپ کے پاس یہ واضح گواہی ہے کہ خون (مسیح کا) آپ کے دل کو اتنا پاک صاف کر دیتا ہے کہ عالمِ کل کی نظر آپ کو مکمل طور پر پرکھ سکے اور کچھ بھی باقی نہ رہ پائے جسے وہ ہٹانے کے قابل سمجھے۔ یہ آپ کا اعزاز ہے کہ آپ کو دل کی صفائی کی ایسی یقینی تسلی حاصل ہو۔ ہیلیلویاہ!

خیالات الفاظ سے بڑے ہوتے ہیں

جیسا وہ اپنے دل میں سوچتا ہے، ویسا ہی وہ ہے:۔ امثال 7:23 جی ہاں، یہی اصل انسان ہے۔ وہ اپنے خیالات سے بہتر نہیں اس سے پہلے کہ وہ ایک نیک انسان یا شریر کے طور پر پہچانا جائے۔ وہ اسی قسم کے خیالات سوچ رہا ہوتا ہے۔ اپنے خیالات پر نگاہ رکھو! آپ ابھی انہیں قابو کر سکتے ہیں؛ ورنہ بعد میں وہ بڑی حد تک آپ پر قابو پالیں گے۔

اصل مردانگی میں شرافت، نرمی اور سوچ سمجھ شامل ہیں اور یہ آپ کے قریبی دوستوں کے دل میں جن میں بیوی بھی شامل ہے آپ کی موجودگی کے لیے بلند احترام اور قدر پیدا کرے گی۔ آپ اس بات پر بھروسہ کر سکتے ہیں کہ جب گھر کے کسی بھی جانب قدردانی کی کمی ہو تو ضرور کوئی خرابی موجود ہے۔ کیا جب آپ کوئی فیصلہ کرنے لگتے ہیں تو جھجک آپ کی روح پر قابض ہو جاتی ہے؟

کیا کچھ ایسا ہے جو انتظار کرنے اور معاملے کو آزمانے کے لیے تیار نہیں؟ کیا کچھ ایسا ہے جو خدا کے فیصلوں سے ڈرتا ہے؟

ایسا احساس اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ معاملات کو اپنے ہاتھ میں لے رہے ہیں اور اسی ترتیب سے نکلنے والے ہیں اگر خدا آپ کو کسی خاص طریقے سے کھانے، پہننے یا سب ماننے پر قائم رکھتا ہے تو یہ خاموشی سے کریں۔ "جو تیرا اعتقاد ہے وہ خدا کی نظر میں تیرے ہی دل میں رہے۔ مبارک وہ ہے جو اس چیز کے سبب سے جسے وہ جائز رکھتا ہے اپنے آپ کو ملزم نہیں ٹھہراتا۔" (رومیوں 22:14) اگر آپ کو لگتا ہے کہ آپ کو اپنے عقیدے کا اظہار کرنا چاہیے تو یہ نرمی سے کریں۔ اور اگر وہ خدا کی طرف سے ہے تو وہ خود انہیں لوگوں کے دلوں میں بٹھا دے گا اور مضبوط کر دے گا۔

کیا آپ کی نگاہ ہمیشہ خدا کے جلال پر مرکوز رہتی ہے۔ ہر سطح پر یعنی ہر طرح کے لین دین میں، آپ کی ہر گفتگو میں، آپ کی نجی اور عوامی عبادتوں میں مختصراً، کیا آپ ہر کام اتنی سادگی اور خلوص سے کرتے ہیں جیسے آپ ہزاروں میل دور کسی جاندار سے الگ ہوا، اور صرف قادر مطلق (خدا) کی نظر آپ پر ہو؟ یہی مطلب ہے فریب اور ریاکاری سے پاک ہونے کا، آپ کی خوشی کا معیار کیا ہے؟ وہ کون سی چیز ہے جو آپ کو سب سے زیادہ مسرت دیتی ہے؟ وہ کون سی چیز ہے جس کا آپ سب سے زیادہ شوق سے انتظار کرتے ہیں؟ کیا وہ کھانا ہے، سونا ہے، باتیں کرنا ہے، پیسہ کمانا ہے، شہرت حاصل کرنا ہے، یا پھر کسی کمتر قسم کی جسمانی لذت ہے؟ جس حد تک آپ خدا کے سوا کسی اور چیز میں تسلی پاتے ہیں اسی حد تک آپ بت پرست بن جاتے ہیں اور مخلوق کی عبادت خالق سے زیادہ کرنے لگتے ہیں۔ "عالم بالا کی چیزوں کے خیال میں رہوں نہ زمین پر کی چیزوں کے۔"

اگر ہم روح کے سبب سے زندہ ہیں تو روح کے موافق چلنا بھی چاہیے۔ (گلتیوں 25:5)۔

اے میرے عزیزو! کیا دعا مانگنا خدا کے فرزندوں کی پہنچ سے باہر تو محسوس نہیں ہو رہا؟ ہرگز ایسا نہیں ہے۔ خداوند یسوع نے کہا کہ "دوسرا مددگار۔۔۔باپ اسے میرے نام سے بھیجے گا۔" (یوحنا 26:14) خداوند یسوع ہمیں اس مددگار کے وسیلے زندگی گزارنے کے لیے کہہ رہا تھا کیوں کہ پولُس رسول کے وسیلے خداوند فرماتا ہے کہ، "جتنے خدا کے روح کی ہدایت سے چلتے ہیں وہی خدا کے بیٹے ہیں۔" (رومیوں 8/14) یعنی خدا کے فرزند بننے والے لوگ ہی خدا کو اے ہمارے باپ کہہ کر پکار سکتے ہیں۔ یعنی جو خدا کے روح کی ہدایت سے چلتے ہیں وہی خدا باپ سے دعا مانگ سکتے ہیں وہی مسیح کے نام سے باپ سے مانگ سکتے ہیں۔ جیسے خداوند نے پولُس جو نرسیس کا ساؤل تھا اس کے حق میں کہا کہ "یہ قوموں، بادشاہوں، اور بنی اسرائیل پر میرا نام ظاہر کرنے کا میرا چُنا ہوا وسیلہ ہے۔" (اعمال 15:9)

''گمراہ دل سے خبردار رہیں''

Beware Of A Back Slidden Heart

"برگشتہ دل اپنی روش کا اجر پاتا ہے اور نیک آدمی اپنے کا کام" (امثال 14:14) جب ہم اس موضوع پر غور کرتے ہیں تو ہم گمراہی کی تین نشانیاں دیکھتے ہیں:۔

۱۔ بڑھوتری کا رک جانا۔

۲۔ روح کی روک ٹوک کو نظر انداز کرنا

۳۔ عیب جوئی

بڑھوتری کا رک جانا

جب پودا بڑھنا بند کر دیتا ہے تو اگلا مرحلہ گلنے سڑنے کا ہوتا ہے۔ جب پانی بہنا بند کر دیتا ہے تو اگلا مرحلہ جمود کا ہوتا ہے۔ جب ہم اوپر کی طرف جانا چھوڑ دیتے ہیں تو نیچے کی طرف چل پڑتے ہیں۔ گمراہی دل سے شروع ہوتی ہے اس سے بہت پہلے کہ انسان تسلیم کرے کہ وہ گمراہ ہو چکا ہے۔ وہ دل ہی دل میں خدا کے ساتھ اپنا تعلق توڑ چکا ہوتا ہے۔

شاید یہ بات آپ کے قریبی دوستوں کو محسوس نہ ہو۔ مگر خدا دیکھ لیتا ہے کہ اس کے ساتھ آپ کا تعلق رک گیا ہے اور موجود حالت پر قانع ہو چکا ہے۔ ایک بڑھتی ہوئی جان ایک بڑھتے ہوئے لڑکے کی مانند ہے۔ جو ہمیشہ اپنے پرانے کپڑوں سے بڑا ہوتا جاتا ہے۔ نئے وعظ حاصل کرنا، نئی دعائیں مانگنا اور مسیح کی نئی رویا دیکھنا۔ یہ افسوسناک ہے کہ بچے یا دوسرے لوگ ان دعاؤں یا گواہیوں کو یاد کریں جو ان کے ساتھ رہنے والوں کی ہیں۔ ایسی دعائیں ظاہر کرتی ہیں کہ وہ بیکار ہو چکی ہیں اور ایک جمود کی حالت کی نشاندہی کرتی ہیں۔ ایک مبلغ شاید وہی عبارت استعمال کرے، لیکن اگر وہ روحانی زندگی گزار رہا ہے تو وہ نئی باتیں لائے گا اور ایسی باتیں کہے گا جو اس نے پہلے کبھی نہ کہیں نہ پڑھیں اور نہ سنی ہوں۔ جب وہ یا کوئی اور ایک ہی ڈگر پر چلنے لگتا ہے اور ایک جیسی باتیں دہرانے لگتا ہے تو یہ بڑھوتری کے رک جانے کی علامت ہے۔ روحانی ترقی رک گئی اور شاید کئی سال گزر گئے اس سے پہلے کہ اسے اس کا احساس ہو۔ بہت افسوسناک۔ ایک افسوسناک حوالہ متی 13:5 میں درج ہے۔

مسیح فرما رہے تھے، مبارک ہیں ''مبارک ہیں'' مبارک ہیں، اور جب وہ تیرھویں آیت پر پہنچے تو اپنے سننے والوں کو ''نمک'' کہا اور فرمایا: ''تم زمین کے نمک ہو لیکن اگر نمک کا مزہ جاتا رہے تو وہ کس چیز سے نمکین کیا جائے گا۔ غور کریں اس نے یہ نہیں کہا کہ نمک نمک رہنا چھوڑ دیتا ہے یا سبز ہو جاتا ہے یا زہر بن جاتا ہے۔

یہ نہیں کہا گیا۔ یہ اب بھی پہلے جیسا دکھ سکتا ہے، ویسا ہی اپنا وزن قائم رکھ سکتا ہے اور پہلے جیسا نظر آ سکتا ہے۔ لیکن اس نے اپنی اثر ڈالنے والی، محفوظ رکھنے والی اور پاک کرنے والی قوت کھو دی ہے۔ اسی طرح بہت سے لوگ ایسے ہیں جو بظاہر مذہبی اور پر جوش ہیں، جن کا رویہ اور اثر

نقصان دہ نہیں ہے اور جو نمونہ سمجھے جاتے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے وہ خاص روحانی زندگی اور جان کی حرارت کھودی ہے۔ وہ ابدی چیز جو دوسروں کو گہری قناعت میں لاتی ہے اور ان میں اس چیز کی بھوک پیدا کرتی ہے جو ان کے پاس نہیں ہے۔ یہ شاید اس مقام کی نشاندہی نہ کرسکیں جہاں یہ ہوا۔ لیکن اگر وہ کرسکیں تو یہ ایک بڑی برکت ہوگی۔ کیونکہ پھر وہ جان جائیں گے کہ کہاں سے توبہ شروع کرنی ہے۔ لیکن وہ دل ہی دل میں اتنے آہستہ اور بظاہر اور عزت کے ساتھ گمراہ ہوگئے ہیں کہ سمسون کی طرح انہیں اس کا احساس ہی نہیں ہوا۔ ''پھر اس نے کہا اے سمسون فلستی تجھ پر چڑھ آئے اور وہ نیند سے جاگا اور کہنے لگا کہ میں اور دفعہ پھر باہر جا کر اپنے کو جھٹکوں گا لیکن اسے خبر نہ تھی کہ خداوند اس سے الگ ہوگیا ہے۔ (قضاۃ 20;16)

کتنا افسوسناک ہے ہے کہ آدمی آہستہ آہستہ سب کچھ کھو سکتا ہے۔ تھوڑا سا اور وہ اسے پوری طرح محسوس نہیں کرتا جب تک کہ کوئی کڑا امتحان نہ آجائے اور وہ گر نہ پڑے برگشتہ شخص اعلان کرسکتا ہے کہ وہ درست ہے اور پہلے سے زیادہ زور سے جیتے گا، اور زیادہ دیر تک دعا کرے گا اور زیادہ زور دے کر وعظ کرے گا۔ وہ ایسا کرتا ہے تاکہ اپنے خوف کو دبائے، دوسروں کو شک کرنے سے روکے، یا روح القدس کی طرف سے آنے والی ملامت کو دور کرے۔ کبھی کبھار وہ زور شور سے اسی چیز کے خلاف بات کرے گا جو اس کی روحانیت کو کھوکھلا کر رہی ہے۔ وہ یہ اس امید کے ساتھ کرسکتا ہے کہ خود کو دوبارہ بحال کرے۔ وہ اتنا مصروف ہوجاتا ہے کہ اسے یہ دیکھنے کو وقت نہیں ملتا کہ اس کے پاس فیض کا کتنا ذخیرہ ہے، اگر اسے یہ اندیشہ ہو کہ سب ٹھیک نہیں ہے تو وہ اسے وسوسے یا کچھ اور نام دیتا ہے اور ہر مشکوک چیز پر غور کیے بغیر جلدی سے آگے بڑھ جاتا ہے، وہ امید کرتا ہے کہ جب کچھ حالات بہتر ہوں گے تو سب کچھ تسلی بخش ہوجائے گا۔ وہ اپنی روح کی اندرونی تہتوں یا شبہات کو سننے سے تقریباً ڈرتا ہے، مبادا کہ ان کے پیچھے سچائی کی کوئی جھلک ہو پائے کاش وہ اتنی دیر تک رک جائے کہ ان سب چیزوں کو دیکھ لے اور ان کے پیچھے کی سچائی کو جان سکے۔ وہ اپنے چہرے پر اطمینان ظاہر کرتا ہے اور اصرار کرتا ہے کہ ہر آواز خاموش ہوجائے سوائے اس آواز کے جو اسے یقین دلاتی ہے کہ خدا ہر چیز سے خوش ہے۔

دوست ان ''معمولی چیزوں'' کو آسانی اور جلدی سے نظر انداز نہ کریں جو بظاہر کچھ اہمیت نہیں رکھتیں؛ ایسی چیزیں جنہیں کوئی نہ دیکھتا ہے اور نہ جانتا ہے، مگر وہ اتنی بڑی ہوسکتی ہیں کہ آخر کار تمہیں گرادیں۔ بلاشبہ شیطان کو اس میں بھی اتنی ہی خوشی ملتی ہے جب ایک نجات یافتہ جان پہلا قدم اٹھاتی ہے، خدا سے پہلا معمولی انحراف، جتنا کہ سالوں بعد اسی جان کو ذلت میں مبتلا دیکھنے میں۔ ہمیں برسوں پہلے کا ایک واقعہ یاد ہے جس سے یہ بات واضح

ہوجائے گی۔ایک برگشتہ شخص، جو پہلے ایک کلاس لیڈر تھا، کیمپ کی میٹنگ میں قربان گاہ پر موجود تھا ہر چیز تاریک تھی اور وہ کوئی خاص مدد حاصل نہ کر سکا۔کئی بار اس کی حالت دیکھنے کے بعد میں نے جرات کی اور اس سے تنہائی میں پوچھا کہ وہ کس طرح خدا سے دور ہوا۔اور اس نے جواب دیا''میں نشے میں ہوگیا۔'' میں نے اسے کہا کہ وہ غلطی پر ہے، یہ صرف ایک ظاہری لغزش تھی، اصل ثبوت یہ تھا کہ وہ دل ہی میں شاید کئی مہینے پہلے برگشتہ ہو چکا تھا۔اب مجھے بتاؤ میں نے کہا، وہ سب سے چھوٹی سی بات کیا تھی جو تم نے کی جس سے خدا رنجیدہ ہوا، اور جس سے تم خود کو بحال نہ کر سکے؟ پھر آہستہ لہجے میں اس نے کہا،''میں نے گھوڑا اور بگھی کرائے پر لی اور یہاں وہ رک گیا۔ اب اس ''گھوڑے اور بگھی'' کے گرد پوری تاریخ لکھی جاسکتی ہے۔اس کا آغاز ایک سال یا اس سے زیادہ پہلے کا تھا جب یہ بگھی کی سواری ہوئی۔ وہ آدمی ایک کلاس لیڈر تھا اور جب وہ کلیسیا جانے کے لئے کچھ فاصلہ طے کرتا تو اسے ایک ایسے گھر کے پاس سے گزرنا پڑتا جہاں ایک نیک بہن رہتی تھی جو اس کی جماعت کی رکن تھی۔کبھی وہاں ایک بڑی جماعت جمع ہوجاتی، پھر بھی خراب موسم میں صرف'' دو وفادار ہی ہوتے۔اس کی بیوی ایک اچھی اور سچی عورت تھی، مگر زیادہ روحانی نہ تھی اور نہ ہی گانے کی صلاحیت رکھتی تھی۔اس بات نے اسے یہ سوچنے پر مجبور کیا'' کاش میری بیوی اس نیک بہن کی طرح گا اور دعا کر سکتی جو کبھی عبادت نہیں چھوڑتی۔اسے درست گیت چننے میں بڑی سمجھ بوجھ حاصل ہے، اور یقیناً میں خوش قسمت آدمی ہوتا اگر میری بیوی اس بہن کی طرح اتنی بڑی مددگار ہوتی۔کبھی کبھار''وفادار بہن'' عبادت میں نہ جاتی۔اور پھر ہمارا بھائی پریشان ہوجاتا اور اپنے دل میں کہتا، مجھے ڈر ہے کہ آج رات ہماری زیادہ ملاقات نہیں ہو پائے گی: میں سوچتا ہوں کہ کیا وہ بیمار ہے۔ یہ سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے کو اپنے خیالات اور جذبات بتانے لگے جو گانے چننے اور تلاش کرنے والوں کو سکھانے میں بڑی مدد ثابت ہوا۔ وہ ایک دوسرے سے اپنے غیر موجود ساتھیوں کی خامیوں کے بارے میں بات کرنے میں بھی آزادی محسوس کرتے ایسا لگتا تھا جیسے قدرت نے طے کیا ہے کہ وہ ایک ہی بس یا ٹرین میں کیمپ کی میٹنگز اور عام اجتماعات کے لیے آئیں اور جائیں آخر کار چالاک پرانا سانپ (شیطان) کے لئے راستہ پوری طرح تیار ہوگیا کہ وہ پہاڑوں کی ایک مشہور غار کی طرف بگھی کا سفر تجویز کرے۔ وہ آدمی کئی راتیں جاگتا رہا یہ سوچتے ہوئے کہ کیا اسے یہ کرنا چاہیے، اور جب وہ اپنی وفاداری اور محنتی بیوی کو دیکھتا تو روح بار بار کہتی ایسا نہ کرو کئی راتوں کی کشمکش کے بعد دل اتنی زور سے دھڑکتا کہ بستر ہل جاتا، اس نے اپنے دل سے اجازت لے لی۔ اور اب شیطان نے اس پر قبضہ کر لیا وہ پھر بھی جماعت کی قیادت اور نصیحت کرتا رہا کہ وہ سچے بھی تھے

اور اپنا فرض بھی ادا کرتے تھے، لیکن دل ہی دل میں وہ برگشتہ ہو چکے تھے۔

اب وہ داؤد کی طرح تیار تھا کہ شیطانی منصوبے کو کس طرح پورا کرے، ''میں اپنی بیوی اور دوسروں کو اس بات کا پتہ لگنے سے کیسے روکوں؟ میں یہ ظاہر کروں گا کہ مجھے قریبی قصبے میں ایک مقدمے میں بطور گواہ طلب کیا گیا ہے۔ اور دوسری پارٹی سے کہا ملوں گا؟ اس پرانی، ویران چکی پر'' یوں دل ہی میں فیصلے اور منصوبے بنائے گئے جو آخر کار دو قیمتی جانوں کی گراوٹ اور رسوائی کا باعث بنے۔ برگشتگی یہیں سے شروع ہوتی ہے، ذہن میں دل کے پوشیدہ خیالوں میں، اے عزیز بھائی، جیسے آپ ایک زہریلے سانپ کو کچلتے ہیں ویسے ہی پہلی ترغیب یا غلط سمت میں جھکنے کی پہلی کوشش کو کچل دو۔ یہی آپ کی واحد امید ہے۔ دوسرے لوگ آپ سے کہیں بلند مقامات سے گرے ہیں کیونکہ انہوں نے معمولی باتوں کو کھیل سمجھنا شروع کیا افسس کی کلیسیا کو دل کی برگشتگی کی ایک مثال کے طور پر لو بظاہر کوئی اور زیادہ مثالی کلیسیا کہاں ملے گی؟

ایسی نہیں مل سکتی۔ (مکاشفہ 2:1 پڑھیں 6) "میں تیرے کام اور تیری مشقت اور تیرا صبر تو جانتا ہوں اور یہ بھی کہ تو بدوں کو دیکھ نہیں سکتا" کوئی بھی غیر اخلاقی چال چلن کا مجرم نہ تھا وہ نہ صرف ہر طرح کی بیرونی برائی سے باز رہتے تھے بلکہ ان کو برداشت بھی نہیں کر سکتے تھے جو مجرم تھے آگے پڑھیں، "جو اپنے آپ کو رسول کہتے ہیں اور ہیں نہیں تو نے ان کو آزما کر جھوٹا پایا۔" ان میں اتنی تمیز اور تیزی تھی کہ وہ جھوٹے نبی کو پہچان کر بے نقاب کر سکتے تھے، حالانکہ زیادہ تر کلیسیاؤں کے نزدیک اس کی تعلیم یا چال چلن میں کوئی واضح غلطی نظر نہیں آئی تھی۔ وہ دعویٰ کرتا کہ وہ ان کے سب ''مسائل'' کے ساتھ کھڑا ہے، وہ روتا اور بڑی روحانی لگن اور سنجیدگی کے ساتھ وعظ کرتا پھر بھی وہ اس کے بارے میں مطمئن نہیں ہو سکتے تھے، ضرور اس کی زندگی کے پیچھے کچھ غلط ہے اس نے کچھ کرایہ، ڈاکٹر یا راشن کے بل دبائے ہیں اس نے کسی خیراتی مقصد کے لیے پیسہ جمع کیا مگر سب کچھ اس طرح خرچ نہیں کیا جیسا کہ ہونا چاہیے تھا وہ خوب صورت عورتوں کو دیکھنا پسند کرتا ہے۔ یا تو اس کی دو زندہ بیویاں ہیں یا وہ اپنی ایک بیوی کے ساتھ سختی کرتا ہے۔ جیسے وہ اب اپنی بیوی کو کہتا ہے، یہ خدشات ایک مقدمے کا باعث بنے اور آخر کار اس کے جھوٹا ثابت ہونے کا موجب بنا۔ ہائے کاش آج کل ہماری کلیسیاؤں میں اتنی طاقت ہوتی کہ وہ بدکاروں کو ان کے برے کام کرنے سے پہلے ہی پہچان کر روک لیتیں۔ مگر آگے پڑھیں۔ ''اگر تو نے برداشت کیا، اور صبر کیا، اور میرے نام کی خاطر (کوئی چھوٹا سا فرقہ پرست ادارہ نہیں) محنت کی اور ہمت نہ ہاری۔ یہاں ایک سرگرم قربانی دینے والی، اور اچھی طرح منظّم کلیسیا تھی، جس کا آج کے زمانے میں جوش اور بصیرت کے لحاظ سے کوئی مقابل نہ تھا۔ لیکن سنو: ''تو بھی میرے پاس تیرے خلاف کچھ ہے''

یقیناً ہم افسس میں نہیں''ہاں، تیرے خلاف تیرے بیرونی چال چلن کے سبب نہیں بلکہ اس لیے کہ تو دل ہی میں برگشتہ ہوگیا ہےاور پہلی محبت کو چھوڑ دیا ہے۔اے عزیز دوست کیا یہ ممکن نہیں کہ تو بھی اسی حالت میں ہو۔ برگشتگی کی ایک اور پہچان روح کی روک ٹوک کو نظر انداز کرنا ہے۔روح القدس ہر جان کے لیے سچا ہے۔وہ ہمیں آگے بڑھنے کی ترغیب دیتا ہے۔ وہ ہمیں پیچھے ہٹنے کے لیے روکتا ہے۔ وہ بہت آسانی سے خوش یا رنجیدہ ہو جاتا ہے ایک محبت کرنے والے کو یہ جاننے میں زیادہ وقت نہیں لگتا کہ اس کے محبوب کو کیا خوش یا رنجیدہ کرتا ہے۔اس طرح جب کوئی اپنے خداوند سے محبت کرتا ہے تو جلد ہی جان لیتا ہے کہ وہ کس بات سے خوش ہوتا ہے۔اور پھر وہی کام کرتا ہے۔وہ بڑی احتیاط سے ان باتوں سے بھی بچے گا جو اسے رنجیدہ کرتی ہیں۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ کوئی ایک ہی بات پر اسے کتنی بار رنجید کرے اور قصوروار یا سزاوار نہ ٹھہرے، لیکن ایک محبت کرنے والی جان کبھی اس آزمائش کو آزمانا نہیں چاہے گی۔ جانیں کس طرح روح کی ان روک ٹوک کو نظر انداز کرتی ہیں؟ مختلف طریقوں سے: (ا) بات چیت میں بہت زیادہ بولنے میں۔ہمیں بتایا گیا ہے۔ ''کلام کی کثرت خطا سے خالی نہیں۔(امثال 19:10) پھر "بلکہ تمہارا کلام ہاں ہاں یا نہیں نہیں ہو کیونکہ جو اس سے زیادہ ہے وہ بدی سے ہے۔" (متی 37:5)اور پھر "اور میں تم سے کہتا ہوں کہ جو نکمی بات لوگ کہیں گے عدالت کے دن اس کا حساب دیں گے۔" (متی 37:12) میں یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ جب بھی آپ مجھے کوئی ایسا شخص دکھائیں گے جو بہت زیادہ باتیں کرتا ہے۔تو میں لازماً آپ کو ایسا شخص دکھاؤں گا جو تین نقصان دہ بلکہ گناہ گار عادتوں میں سے کسی ایک میں مبتلا ہوتا ہے: بری باتیں کرنا، جسے ویزلی (Wesley) نے دنیا کا عالمگیر گناہ کہا ہے یا بے وقوفانہ باتیں اور مذاق،تم میں مقدسوں کے لائق کبھی ذکر بھی نہ ہو(اِفسیوں ں3:5) یا خود کو نمایاں کرنے کی کوشش،فخر اور غرور کے بڑے بڑے الفاظ سے جب تک کوئی مجمع میں ہوتا ہے، وہ باتوں اور کاموں میں اتنا مگن رہتا ہے کہ خدا اس کی توجہ حاصل نہیں کر پاتا،لیکن اگر وہ آہیں اور دل کے دکھ خفیہ طور پر بول سکتے،تو وہ کہتے: میں نے آج پاک روح کو غمگین کیا ہے کیونکہ میں نے اس کی نرم انتباہات اور نعمتوں کو نظر انداز کر دیا۔'' دل کا پیچھے ہٹنے والا شخص وقت کو''قیمت پر خریدنے'' (افسیوں 16:5) کے معاملے میں روح کی انتباہات کو نظر انداز کرتا ہے وہ قیمتی لمحات بازار میں ضائع کر سکتا ہے۔ یا بے فائدہ مطالعہ اور گفتگو میں، یا آرام و تن آسانی کرتے ہوئے جسم کی خواہشات کو پورا کرنے میں۔

ٹیلر (Tayler) نے کہا، کہ دنیا میں کبھی کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا جو سست ہو اور اگر وہ صحت مند ہو تو ہر لحاظ سے نیکوکار بھی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ داؤد اور اس کے زمانے کے بعد کے دور میں بھی بہت سے لوگ گناہ اور رسوائی میں گر گئے۔ وہ سست اور خود غرض تھے۔اور خبردار رہو!

عیب جوئی/ تنقید پسندی

دل کے پیچھے ہٹنے والی حالت کی ایک اور علامت عیب جوئی ہے ویب سٹر: کہتا ہے کہ عیب جوئی کا مطلب ہے'' الزام دینے اور مذمت کرنے کا رویہ: دوسروں پر یا ان کی تحریروں یا طور طریقوں پر سخت تبصرے کرنا، جو اکثر بدنیت، تنگ نظری یا بے رحم مزاج کی طرف اشارہ کرتا ہے۔'' فنے (Finney) کہتے ہیں عیب جوئی کی روح دل کے پیچھے ہٹنے کی قطعی دلیل ہے یہ دوسروں میں عیب نکالنے کی روح ہے، دوسروں کے ارادوں پر شک کرنے کی روح ہے جب کہ ان کے اعمال کو اچھے پہلو سے بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ یہ دوسروں پر الزام لگانے اور انہیں سختی سے پرکھنے کا رویہ ہے۔ یہ مسیحی کردار اور اقدار پر عدم اعتماد کی روح ہے۔ ایسی ذہنی حالت جو اپنے آپ کو سخت فیصلوں، سخت باتوں، اور دوسروں کے خلاف ناگوار جذبات کے اظہار میں ظاہر کرتی ہے۔ یہ ذہنی حالت محبت بھرے دل کے ساتھ بالکل میل نہیں کھاتی، اور جب بھی کوئی مذہبی شخص عیب جوئی کی روح ظاہر کرتا ہے، تو آپ جان لیں کہ آپ کی نیت میں خدا سے پیچھے ہٹنے کی حالت موجود ہے۔ یہی وہ چیز ہے جو بعض لوگوں کو گھر سے باہر یا محفل میں تو خوش اخلاق ظاہر کرتی ہے۔ لیکن دوسرے وقتوں میں وہ چڑچڑے اور ضدی ہوجاتے ہیں یہاں تک کہ انہیں خوش کرنا مشکل ہوجاتا ہے نوٹ کریں کہ یہ عبارت کہتی ہے کہ خدا سے پیچھے ہٹنے والا شخص "برگشتہ دل اپنی روش کا اجر پائے گا۔" (امثال 14:19) یہ سچ ہے۔ بیداری کے سب سے بڑے رکاوٹوں میں سے ایک پرانا، عزیز، مگر جل چکا ''بنیادی'' کلیسیا کا رکن ہے۔ ایک وقت تھا جب اس کے اندر آگ جلتی تھی۔ لیکن وہ بجھ چکی ہے۔ یہ جوشیلا مگر پیچھے ہٹا ہوا شخص اپنے ہی منصوبوں، اپنی ہی تدبیروں، اپنی ہی خیالی اسکیموں میں ڈوبا رہتا ہے، نتیجے کے طور پر جب اسے تسلیم یا سراہا نہیں جاتا تو وہ چڑچڑا پن ظاہر کرتا ہے۔

وہ اپنی ہی لمبی اور خشک دعاؤں کے طریقے سے بھرا ہوا ہے لیکن یہ نہیں دیکھ پاتا کہ اس سے اجتماع کو نقصان پہنچتا ہے۔ وہ اپنی ہی گواہی دینے کے طریقے سے بھرا ہوا ہے اور عام طور پر وہی بات دہراتا ہے۔ وہ اپنے ہی تعصّبات سے بھرا ہوا ہے اس لیے کچھ پڑھنے یا سننے سے کتراتا ہے جو اس کے نظریات کو بدل دے یا اسے قائل کردے۔ وہ اپنی ہی دشمنوں سے بھرا ہوا ہے۔ اس لیے یہ سوچنا آسان ہے کہ کسی نے اس کے ساتھ برا سلوک کیا ہے۔ وہ کئی سال پہلے پیش آنے والی ناخوش گوار باتوں کو یاد کر لیتا ہے۔ لیکن وہ اب بھی تازہ ہیں اور تلخی کے ساتھ دل میں بسائی ہوئی ہیں۔ وہ اپنی ہی فریب کاریوں سے بھرا ہوا ہے اور اب وہ عجیب تعلیمات کو بھی قبول کر لیتا ہے۔ جن کی پہلے مذمت کرتا تھا جو روشنی کبھی اس کے پاس تھی، وہ اندھیرا بن چکی ہے۔ اس لیے بہت سے برگشتہ لوگ

فرقوں اور شیاطین کی دوسری تعلیمات کو اپنا لیتے ہیں۔ وہ گھر کے کام اپنے ہی طریقے سے کرتا ہے، جیسے آگ جلانا، مویشیوں کو چارہ ڈالنا، یا گھریلو عبادت کرانا، اور کوئی شخص اسے ذرہ برابر بھی نہیں بدل سکتا کیونکہ وہ ایک گڑھے میں گرا ہوا ہے اور نکل نہیں سکتا۔ جب ایک عورت برگشتہ ہو جاتی ہے تو وہ کھانا پکانے، برتن دھونے، ، فرنیچر صاف کرنے اور دوسرے کاموں میں اتنی سخت اور باریک بین ہو جاتی ہے کہ کوئی اس کی آسانی سے مدد نہیں کر پاتا۔ یہ دل کے اس حال کی کچھ نشانیاں ہیں جو فضل سے خالی ہے اور بھی بہت سی نشانیاں دی جا سکتی ہیں، لیکن اس سے اس شخص کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا جو اپنی ہی راہوں پر اڑا ہوا ہے افسوس میں نے بار بار کوشش کی کہ ایسے شخص کو اس کی پہلی محبت کی سادگی میں واپس لاؤں، لیکن بہت کم کامیابی ہوئی۔

میری روح دکھ سے بھر گئی اور جب میں نے ان میں سے ایک کو ہوا میں مارتے، بینچ پر دھڑکتے اور قربان گاہ کے گرد زور زور سے نیچے سنا۔ اس آواز کی کھوکھلاہٹ اور اس نظر کی خالی پن نے لوگوں کو قائل یا متاثر کرنے کے بجائے انہیں بیزار کر کے دور بھگانے کا کام کیا، لیکن ہم کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ کیونکہ وہ غریب، دھوکے میں پڑی جان ''اپنی ہی راہوں سے بھری ہوئی'' تھی اور اسے اپنا راستہ پورا کرنا تھا۔ بعض اوقات ایسی جانوں کو گناہ میں گرنا اور اپنے آپ کو رسوا کرنا پڑتا ہے تا کہ وہ اپنی اصل حالت دیکھ سکیں۔ ایک صاحب اپنے برآمدے میں کھڑے طوفان کو اپنے خوبصورت لان پر گزرتے دیکھ رہے تھے۔ حالانکہ تیز ہوا نہیں تھی، لیکن اس کا پسندیدہ درخت اچانک گر کر ٹوٹ گیا۔ بارش تھم جانے کے بعد وہ یہ دیکھنے گیا کہ درخت کیوں گر گیا تھا دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ اندر سے گل چکا تھا پھر اسے یاد آیا کہ جب وہ بچہ تھا تو اس نے لاپروائی سے اس درخت پر کلہاڑی کا ایک وار کیا تھا۔ زخم اوپر سے بھر گیا تھا، مگر پانی کی ایک بوند اندر رس گئی اور گلنے کا عمل شروع ہو گیا جو مرکز تک پہنچ گیا، اور یہی اس کے گرنے کی وجہ بنی اسی طرح، عزیز دوستوں! آپ بظاہر بالکل ٹھیک لگ سکتے ہیں؛ آپ نے بہت سے طوفانوں کا مقابلہ کیا ہو، لیکن اگر ماضی میں آپ نے اپنے دل وضمیر کو زخمی کیا ہے اور ایسا کچھ کیا ہے جس کا درست طور پر اعتراف اور توبہ کبھی نہ کی گئی ہو یا درکھیں، آپ کا اوقت آنے والا ہے کہ آپ گر جائیں اور اپنے آپ کو اور خدا کے کام کو رسوائی اور شرمندگی میں ڈال دیں اس لیے جلدی کریں کہ اپنے باطن سے شفاء پائیں، فریب میں نہ آئیں ''پس یاد رکھ کہ تو کہاں سے گرا ہے۔'' (مکاشفہ 5:2) یادرکھو! رُکو اور سوچو یہ بہت ضروری ہے کہ آپ ہر چیز کا سامنا کریں جب تک کہ وہ ختم نہ ہو جائے۔ کہ بس ایک بہادر چہرہ دکھائیں اور یہ ظاہر کریں کہ سب ٹھیک ہے۔ ایسا کرنے سے صرف دھوکے اور فریب والا راستہ کھل جائے گا۔

روح میں واپس جاؤ جہاں آپ نے پہلی بار خدا کے ساتھ تعلق توڑا تھا اور وہیں سے دوبارہ شروع کریں جہاں چھوڑا تھا۔ اپنی صلیب وہیں سے اٹھائیں جہاں آپ نے اسے رکھا تھا۔ اپنا عہد تازہ کریں اور ایک بار پھر خدا سے وفاداری کا وعدہ کریں۔ لوٹ آ۔ اے پاک کبوتر، لوٹ آ، آرام کے شیریں پیامبر، میں ان گناہوں سے نفرت کرتا ہوں جنہوں نے تجھے غمگین کیا، اور تجھے میرے دل سے دور کر دیا۔ سب سے پیارا بت جسے میں نے جانا، چاہے وہ بت کوئی بھی ہو، میری مدد کر کہ میں اسے تیرے تخت سے ہٹا دوں اور صرف تیری ہی عبادت کروں۔

پھر ہم خدا کی مرضی کیسے جانیں؟ زبور نویس ہمیں اس کا آسان سا طریقہ بتا دیتا ہے۔ ”خداوند کے راز کو وہی جانتے ہیں جو اس سے ڈرتے ہیں“ (زبور 14:25) اور خدا کے احکامات پر عمل کرنا ہی خدا کی مرضی پر عمل کرنا ہے۔ ”میں تیرے قوانین پر غور کروں گا اور تیری راہوں کا لحاظ رکھوں گا۔“ (زبور 15:119)

☆☆☆☆☆☆

دکھ سہہ کر مسیح کے ساتھ وفاداری

Cross - Bearing

اس وقت یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا ”کہ اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنی خودی کا انکار کرے اور اپنی صلیب اٹھائے اور میرے پیچھے ہولے۔“ (متی 24:16) یہاں لفظ (Will) کا مطلب ہے ”خواہش رکھنا“ جیسا کہ اس آیت، ”بلکہ جتنے مسیح یسوع میں دین داری کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتے ہیں وہ سب ستائے جائیں گے۔“ (۲۔ تیمتھیس 12:3) اس کا مطلب ہے ”ارادہ کرنا“ ”جو کوئی اپنی صلیب اٹھا کر میرے پیچھے نہ آئے وہ میرا شاگرد نہیں ہو سکتا۔“ (لوقا 27:14) پس یہ اختیاری نہیں ہے مسیحی زندگی صرف کسی سچائی کے نظام کو ماننے، یا کسی ضابطہ اخلاق کو اپنانے یا مذہبی رسومات پر عمل کرنے کا نام نہیں ہے سب سے بڑھ کر، مسیحی زندگی ایک شخصیت ہے: خداوند یسوع کے ساتھ رفاقت کا تجربہ اور جتنی حد تک آپ کی زندگی مسیح کے ساتھ شراکت میں گزرتی ہے، اتنی ہی حد تک۔ کیا آپ مسیحی زندگی گزار رہے ہیں، اور صرف اسی حد تک ہے، مسیحی زندگی دراصل یسوع کی پیروی کرنے والی زندگی ہے۔

اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو وہ اپنے آپ کا انکار کرے، اپنی صلیب اٹھائے اور میرے پیچھے ہولے: کاش آپ اور میں مسیح کے ساتھ اپنی قربت میں پہچانے

جائیں۔ اور پھر واقعی ''قریبی رفاقت رکھنے والے'' ٹھہریں۔ کلام مقدس میں ایک جماعت کا ذکر ہے جن کے بارے میں کہا گیا ہے "یہ وہ ہیں جو برہ کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں۔ جہاں کہیں وہ جاتا ہے۔" (مکاشفہ 4:14) لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ایک اور جماعت بھی ہے، اور وہ بڑی جماعت ہے، جو بظاہر خداوند کی پیروی کرتی ہے لیکن ٹکڑوں میں، بے قاعدگی سے آدھے دل سے، کبھی، کبھار، اور فاصلے سے ان کی زندگیوں میں دنیا بہت زیادہ ہے اور خود یا بھی بہت ہے مگر مسیح بہت کم ہے۔ وہ شخص تین گنا خوش بخت ہے جو کالب کی مانند خداوند کی پوری طرح پیروی کرتا ہے۔ اب اے عزیزو ہمارا سب سے بڑا مقصد اور مشن مسیح کی پیروی کرنا ہے لیکن راستے میں مشکلات بھی ہیں راہ میں رکاوٹیں ہیں، اور اپنی کے بارے میں ہمارے مشن کے پہلے حصے میں کہا گیا ہے۔

آپ دیکھتے ہیں کہ الفاظ ''میرے پیچھے ہولے'' آخر میں آتے ہیں۔ ''خودی'' راستے میں کھڑی ہے، اور یہ دُنیا اپنی ہزاروں کششوں اور توجہ ہٹانے والی چیزوں کے ساتھ ایک رکاوٹ ہے۔ اس لیے مسیح فرماتا ہے۔ اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو (پہلے) اپنے آپ کا انکار کرے، (دوسرے) اپنی صلیب اٹھائے اور (تیسرے) میرے پیچھے ہولے۔ یہاں سے ہم جانتے ہیں کہ کیوں بہت کم اقرار کرنے والے مسیحی اس کی قریبی، ظاہر اور مسلسل پیروی کرتے ہیں۔

خودانکاری: Deny Self

مسیح کی روزانہ پیروی کا پہلا قدم ہے اپنے آپ کا انکار، بھائیوں اور بہنوں! اپنے آپ کا انکار کرنے اور نام نہاد خود انکاری کے درمیان بہت بڑا فرق ہے۔ دنیا اور مسیحیوں کے درمیان عام طور پر یہ خیال پایا جاتا ہے کہ ان چیزوں کو چھوڑ دینا جو ہمیں پسند ہیں ہی انکار نفس ہے۔ لیکن اس بارے میں رائے بہت مختلف ہے کہ کس چیز کو چھوڑنا چاہیے، کچھ لوگ اسے صرف ان چیزوں تک محدود کر دیتے ہیں جو بالکل دینوی ہیں۔

جیسے تھیٹر دیکھنے جانا، ناچ گانا دوڑ کے میدان (ریس کلب) کچھ اور لوگ اسے صرف ایک خاص موسم تک محدود کر دیتے ہیں، جب تفریحات اور دوسری چیزیں جنہیں سال کے باقی حصے میں اپنایا جاتا ہے۔ اس وقت سختی سے ترک کی جاتی ہیں۔ لیکن ایسے طریقے صرف روحانی غرور کو بڑھاتے ہیں۔ ''یقیناً اگر میں اتنی چیزیں چھوڑ دوں تو مجھے کچھ تعریف کا حق ہے۔

میرے دوستو! جس چیز کو مسیح ہمارے بدن میں اپنی پیروی کی طرف پہلا قدم قرار دیتا ہے، وہ خودی کا انکار ہے، نہ کہ صرف چند ایسی چیزیں چھوڑ دینا جو نفس کو اچھی لگتی ہیں۔ نہ صرف ان چیزوں کو چھوڑ دینا جن کی طرف نفس لپکتا ہے۔ بلکہ اصل میں نفس خود کو انکار کرنا، اس کا مطلب کیا ہے۔ اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو وہ اپنے آپ کا انکار کرے؟ اس کا مطلب سب سے پہلے یہ ہے کہ اپنی

راستبازی کو چھوڑ دینا لیکن اس سے بھی کہیں زیادہ معنی رکھتا ہے یہ تو صرف پہلا مطلب ہے۔اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ اپنی ہی عقل پر بھروسہ کرنے سے انکار کرنا۔ اس سے بھی بڑھ کر، اس کا مطلب ہے اپنی ذاتی حقوق پر ضد کرنا چھوڑ دینا۔اس کا مطلب ہے خودی کو رد کرنا۔اس کا مطلب ہے اپنی راحت، اپنی آسانی اور اپنے آرام کی فکر چھوڑ دینا۔اپنی خوشی، اپنی بڑائی، اپنے فائدے اس کا مطلب ہے کہ خودی سے نجات پانا، اے عزیزو، اس کا مطلب ہے رسول کے ساتھ یہ کہنا ''میرے لیے جینا خودی کے لیے نہیں بلکہ مسیح کے لیے۔ میرے لیے جینا مسیح کی فرمانبرداری ہے۔ مسیح کی خدمت ہے، مسیح کی عزت ہے، اپنے آپ کو اس کے لیے کھپا دیتا ہے، یہی اس کا مطلب ہے۔ اور ہمارا آقا فرماتا ہے ''اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے، تو وہ اپنے آپ کا انکار کرے یعنی خودی کو رد کردے، اور اس سے بالکل فارغ ہوجائے۔ دوسرے لفظوں میں: "اپنے بدن ایسی قربانی ہونے کے لیے نذر کرو۔" (رومیوں1:18)

صلیب اٹھانا

اب مسیح کی پیروی کا دوسرا قدم ہے صلیب اٹھانا ''اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو وہ اپنے آپ کا انکار کرے، اپنی صلیب اٹھائے اور میرے پیچھے ہولے عزیز دوستوں! مسیحی زندگی گزارنا ایک سادا سا آرام یا عیش نہیں بلکہ ایک سنجیدہ ذمہ داری ہے۔ یہ ایک ایسی زندگی ہے جسے قربانی میں تربیت یافتہ ہونا چاہیے شاگرد کی زندگی خودانکاری سے شروع ہوتی ہے۔اور یہ آگے بڑھتی ہے۔ اپنی خواہشات کو مارنے کے ذریعہ۔ با الفاظ دیگر میں ہمارا مشن صلیب کو صرف ایمان کی ایک علامت کے طور پر نہیں بلکہ زندگی کے ایک اصول کے طور پر شاگرد کے بیج کے طور پر، اور روح کے ایک تجربے کے طور پر بیان کرتا ہے جیسے یہ حقیت تھی کہ ناصرت کے یسوع کے لیے باپ کے تخت تک پہنچے کا واحد راستہ صلیب کے ذریعے تھا۔ اسی طرح مسیحی کے لیے خدا کے ساتھ رفاقت کی زندگی اور آخر میں تاج حاصل کرنے کا واحد راستہ صلیب ہے مسیح کی قربانی کے قانونی فائدے ایمان کے ذریعے حاصل ہوتے ہیں۔ جب گناہ کا قصور معاف ہوجاتا ہے، لیکن صلیب صرف اسی وقت اندرونی گناہ کی طاقت پر غالب آتی ہے۔ جب وہ ہماری روزمرہ کی زندگی میں ظاہر ہوتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ کی توجہ سیاق و سباق کی طرف دلاؤں۔ دیکھیں متی 16 کی آیت 21 کی طرف چلتے ہیں "اس وقت سے یسوع اپنے شاگردوں پر ظاہر کرنے لگا کہ ضرور ہے کہ یروشلم کو جائے اور بزرگوں اور سردار کاہنوں اور فقیہوں کی طرف سے بہت دکھ اٹھائے اور قتل کیا جائے اور تیسرے دن جی اٹھے۔" (متی21:16) پطرس نے کہا ''اے خداوند اپنے آپ پر ترس کھا۔'' یہ دنیا کی پالیسی کو ظاہر کرتا ہے یہی دنیا کے فلسفے کا خلاصہ ہے۔ خود کو بچانا اور خودغرضی مگر مسیح نے جو پیغام دیا وہ بچاؤ نہیں

بلکہ ''قربانی'' تھا۔ خداوند یسوع نے پطرس کی تجویز میں شیطان کی آزمائش دیکھی اور اسے اپنے سے دور کر دیا پھر اس نے اپنے شاگردوں کی طرف رجوع کیا اور کہا، ''اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو وہ اپنے آپ کا انکار کرے اور اپنی صلیب اٹھائے اور میرے پیچھے ہو لے اور جیسا کہ لوقا 27:14 میں لکھا ہے، ''جو کوئی اپنی صلیب اٹھا کر میرے پیچھے نہ آئے وہ میرا شاگرد نہیں ہو سکتا۔'' نہ صرف یہی کہ یسوع کو یروشلم جانا اور مارا جانا ضروری تھا، بلکہ ہر شخص جو اس کے پیچھے آتا ہے اسے بھی اپنی صلیب اٹھانی ہوگی ''ضروری'' ایک کے لیے بھی اتنا ہی لازم ہے جتنا دوسرے کے لیے۔ سفارش کے لحاظ سے، مسیح کی صلیب منفرد ہے۔ لیکن تجرباتی طور پر، یہ ان سب کے ساتھ بانٹی جاتی ہے جو زندگی میں داخل ہوتے ہیں۔

صلیب کے متعلق غلط تصورات

صلیب، کس چیز کی نمائندگی کرتی ہے؟ مسیح کا کیا مطلب تھا جب اس نے کہا کہ اگر کوئی شخص اپنی صلیب نہ اٹھائے؟ میرے عزیزو!، یہ افسوسناک ہے کہ آج کے دور میں بھی ایسا سوال پوچھنے کی ضرورت ہے اور اس سے بھی زیادہ افسوسناک یہ ہے کہ خدا کے زیادہ تر لوگ ''صلیب'' کے بارے میں کلام کے برعکس تصورات رکھتے ہیں۔ عام مسیحی اس آیت میں صلیب کو کسی بھی آزمائش یا مصیبت کے طور پر سمجھتا ہے جو اس پر آتی ہے۔ جو کچھ بھی ہماری سلامتی کو بگاڑتا ہے جسم کو ناگوار لگتا ہے، یا ہمارے مزاج کو بگاڑتا ہے۔ اسے صلیب سمجھا جاتا ہے، کوئی کہتا ہے، ''خیر یہ میری صلیب ہے میرے عزیزو!، نئے عہدنامے میں یہ لفظ کبھی اس طرح استعمال نہیں ہوا۔ ''صلیب'' کا لفظ کبھی غیر معین آرٹیکل کے ساتھ پایا جاتا ہے ''ایک صلیب'' نیز، ہماری عبارت میں صلیب ایک فعل (Active Verb) کے ساتھ جڑی ہوئی ہے نہ کہ غیر فعال (Passive) کے ساتھ یہ وہ صلیب نہیں جو ہم پر ڈالی گئی ہے بلکہ وہ صلیب ہے جسے اٹھانا ضروری ہے۔ صلیب حقیقی باتوں کی نمائندگی کرتی ہے جو مسیح کی اذیت کی بنیادی خصوصیات کو ظاہر کرتی اور مجسم بناتی ہے کچھ لوگ ''صلیب'' کو ناپسندیدہ فرائض کے طور پر سمجھتے ہیں جو وہ ناچاہتے ہوئے ادا کرتے ہیں۔ یا جسمانی عادات کے طور پر جنہیں وہ بمشکل انکار کرتے ہیں وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ صلیب اٹھا رہے ہیں جب ضمیر کے دباؤ پر وہ ان چیزوں سے باز آتے ہیں جن کی وہ دل سے خواہش رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنی صلیب کو لازماً ایک ہتھیار کے طور پر اپنا لیتے ہیں جس سے وہ دوسروں پر حملہ کرتے ہیں۔ وہ اپنے نفس کی نمائش کرتے ہیں اور دوسروں پر زور دیتے ہیں کہ وہ ان کی پیروی کریں۔ صلیب کے ایسے تصورات فریسیوں کی طرح جھوٹے ہیں اور جتنے غلط ہیں اتنے ہی نقصان دہ بھی۔

☆☆☆☆☆☆

صلیب کا حقیقی مطلب

True Meaning of the Cross

اب جیسے خداوند مجھے توفیق دیتا ہے، صلیب کی تین باتیں ہیں جن سے صلیب کے مطلب کا پتہ چلتا ہے۔ سب سے پہلے صلیب دنیا کی نفرت کا اظہار ہے دنیا نے خدا کے مسیح سے نفرت کی، اور یہ نفرت آخر کار اس کو صلیب پر چڑھا دینے سے ظاہر ہوئی۔ یوحنا کے پندرہویں باب میں سات مرتبہ مسیح دنیا کی اپنی ذات اور اپنی قوم کے خلاف نفرت کا ذکر کرتا ہے اور جتنی ہم مسیح کی پیروی کر رہے ہیں، جتنا ہماری زندگیاں ویسی ہی بسر ہو رہی ہیں جیسی اس کی زندگی بسر ہوئی اور جتنا ہم دنیا سے نکل کر اس کے ساتھ رفاقت میں ہیں اتنی ہی دنیا ہم سے نفرت کرے گی۔ ہم اناجیل میں پڑھتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور شاگردیت کے لیے مسیح کے سامنے پیش ہوا۔

اور اس نے درخواست کی کہ پہلے جا کر اپنے باپ کو دفن کرے یہ ایک بالکل فطری اور یقیناً تعریف کے قابل درخواست تھی، اور خداوند کا جواب تقریباً حیران کن ہے۔ اس نے اس شخص سے کہا، ''یسوع نے اس سے کہا تو میرے پیچھے چل اور مردوں کو اپنے مردے دفن کرنے دے۔ (متی 8 : 22) اگر اس نوجوان نے مسیح کی اطاعت کی ہوتی تو کیا ہوتا؟ مجھے نہیں معلوم کہ اس نے کیا یا نہیں؛ لیکن اگر اس نے یسوع کے کہنے کے مطابق کیا ہوتا تو پھر کیا ہوتا؟ اس کے رشتہ دار اور پڑوسی اس کے بارے میں کیا سوچتے؟ کیا وہ اس مقصد اور لگن کی قدر کر پاتے جس سے اسے مسیح کی پیروی پر مجبور کیا اور دنیا جسے بیٹے کا فرض کہتی ہے اسے نظر انداز کیا؟ میرے عزیزو! اگر آپ مسیح کی پیروی کر رہے ہیں تو دنیا سمجھے گی کہ آپ پاگل ہیں اور کچھ مزاج اور طبیعتیں اپنے ہوش وحواس پر اعتراضات کو برداشت کرنا بہت مشکل سمجھتی ہیں ہاں، کچھ ایسے بھی ہیں جو زندوں کی ملامت کو مردوں کے نقصان سے زیادہ کڑا امتحان سمجھتے ہیں۔ ایک اور نوجوان مسیح کے سامنے شاگردیت کے لئے حاضر ہوا۔

اور اس نے خداوند سے درخواست کی کہ اسے پہلے گھر جا کر اپنے دوستوں سے رخصت ہونے کی اجازت دی جائے۔ یہ بالکل ایک فطری درخواست تھی۔ یقیناً، اور خداوند نے اسے صلیب دکھائی اور فرمایا: "یسوع نے اس سے کہا جو کوئی اپنا ہاتھ ہل پر رکھ کر پیچھے دیکھتا ہے وہ خدا کی بادشاہی کے لائق نہیں۔" (لوقا 62:9)

محبت کرنے والی طبیعتوں کے لئے گھر کے رشتوں کو چھوڑنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اور بھی مشکل ہیں اپنے عزیزوں اور دوستوں کے شکوک وشبہات کہ انہیں نظر انداز کر دیا گیا ہے جی ہاں، دنیا کی ملامت واقعی کڑی ہوتی ہے۔

ہم دنیا میں رہتے ہوئے مسیح کی پیروی نہیں کر سکتے۔ ایک نوجوان آیا اور مسیح کے سامنے پیش ہوا اور اس کے قدموں میں گر کر اس کی عبادت کی، اور کہا "اے نیک استاد میں کون سی نیکی کروں تاکہ ہمیشہ کی

زندگی پائوں؟" (متی 16:9) اور خداوند نے اسے صلیب دکھائی (21 آیت) جا اپنا مل واسباب بیچ کر غریبوں کو دے اور آ کر میرے پیچھے ہو لے۔'' اور وہ نوجوان غمگین ہو کر چلا گیا اور مسیح آج بھی آپ سے اور مجھ سے کہہ رہا ہے ''جو کوئی اپنی صلیب اٹھا کر میرے پیچھے نہیں آتا وہ میرا شاگرد نہیں ہوسکتا۔'' صلیب دنیا کو ملامت اور نفرت کی علامت ہے۔ لیکن جیسے صلیب مسیح کے لئے رضا کارانہ تھی، ویسے ہی اس کے شاگرد کے لیے بھی ہے اسے ٹالا جاسکتا ہے یا قبول کیا جاسکتا ہے، نظر انداز کیا جاسکتا ہے یا اٹھایا جاسکتا ہے۔''

رضا کارانہ اطاعت

لیکن، دوسری بات ہے کہ صلیب اس زندگی کی علامت ہے جو رضا کارانہ طور پر خدا کی مرضی کے سپرد کردی جائے۔''

خدا۔ دنیا کے نقطہ نظر سے، موت ایک رضا کارانہ قربانی تھی۔ ایک لمحے کے لیے یوحنا کی دسویں باب کی طرف رجوع کریں، جو آیت 17 سے شروع ہوتا ہے: ''اسی لئے میرا باپ مجھ سے محبت کرتا ہے، کیونکہ میں اپنی جان دیتا ہوں تا کہ میں اسے پھر لے لوں۔ کوئی آدمی اسے مجھ سے نہیں لیتا۔ بلکہ میں خود اسے دیتا ہوں۔ میرے پاس اسے دینے کا اختیار ہے، اور میرے پاس اسے پھر لینے کا بھی اختیار ہے۔'' اس نے اپنی جان اس طرح کیوں دی؟ آیت 18 کے آخری فقرے کو دیکھیں۔ ''یہ حکم مجھے میرے باپ سے ملا ہے۔'' صلیب خدا کا اپنے بیٹے کی فرمانبرداری پر آخری تقاضا تھا۔ اسی لیے ہم فلپیوں 6:2 میں پڑھتے ہیں کہ وہ "اگرچہ خدا کی صورت پر تھا، خدا کے برابر ہونے کو قبضہ میں رکھنے کی چیز نہ سمجھا۔" بلکہ اس نے اپنے آپ کو خالی کر دیا اور خادم کی صورت اختیار کی اور انسانوں کے مشابہ ہو گیا اور انسانی شکل میں ظاہر ہو کر اپنے آپ کو پست کر دیا اور یہاں تک فرمانبردار رہا کہ موت بلکہ صلیبی موت گوارا کی۔" (یہی نقطہ عروج تھا۔ یہ فرمانبرداری کے راستے کا انجام تھا)

یہاں تک کہ صلیب کی موت (فلپیوں 2:6-8) مسیح نے ہمیں ایک نمونہ چھوڑا ہے تا کہ ہم اس کے قدموں پر چلیں۔ مسیح کی فرمانبرداری ہی مسیحی کی فرمانبرداری ہونی چاہیے۔ رضا کارانہ، زبردستی نہیں مسلسل، وفادار، بغیر کسی ہچکچاہٹ کے، یہاں تک کہ موت پس صلیب اطاعت، وقف سپردگی اور ایک ایسی زندگی کی علامت ہے جو خدا کے اختیار میں دی گئی ہو۔ "اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے، تو اپنے آپ سے انکار کرے، اپنی صلیب اٹھائے اور میرے پیچھے آئے۔ اور جو کوئی اپنی صلیب نہ اٹھائے اور میرے پیچھے نہ آئے وہ میرا شاگرد نہیں ہوسکتا۔"

دوسرے لفظوں میں عزیز دوستو! صلیب شاگردیت کے اصول کے نمائندگی کرتی ہے، یعنی ہماری زندگی بھی اسی اصول کے مطابق ہو جیسے مسیح کی تھی۔ دنیا میں آیا اور اس

نے اپنی خوشنودی نہ چاہی مجھے بھی ایسا ہی کرنا چاہتے اس نے اپنے آپ کو بے وقعت بنایا۔ مجھے بھی ایسا کرنا چاہیے وہ بھلائی کرتا پھرتا تھا، مجھے بھی ایسا ہی کرنا چاہیے وہ خدمت لینے نہیں بلکہ خدمت کرنے آیا تھا؛ ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیے اس نے موت تک، بلکہ صلیب کی موت تک فرمانبرداری کی۔ صلیب کی یہی حقیقت ہے۔ اس کی مخالفت کی گئی، اس کا غصہ بھڑکایا اس سے الگ ہوکر۔ اور ایک مختلف راستے پر چل رہے ہیں کیونکہ ہم ان اصولوں کے مطابق چلتے ہیں جو اس کے اصولوں سے مختلف ہیں۔ دوسرا، ایک زندگی جو خدا کے لئے قربان کی گئی۔ جو اس کے وقف ہوگئی۔

دوسروں کے لئے قربانی

تیسرے مقام پر، صلیب قائم ہے دوسروں کے بدلے قربانی اور دکھ سہنے کے لئے: یوحنا کا پہلا خط، تیسرا باب آیت 16 پر نظر ڈالیں ''ہم نے محبت کو اسی سے جانا ہے کہ اس نے ہمارے لئے اپنی جان دے دی اور ہم پر بھی بھائیوں کے واسطے جان دینا فرض ہے۔ یہی کلوری (کلوری کی صلیب) کی منطق ہے۔ ہمیں مسیح کی رفاقت میں بلایا گیا ہے، تاکہ ہماری اور دوسروں کی زندگیاں بھی انہی اصولوں پر گزریں جیسے اس کی زندگی گزری خدا کی اطاعت اور دوسروں کے لئے قربانی وہ مرگیا تاکہ ہم جیئں او رمیرے عزیزو!، ہمیں بھی مرنا ہے تاکہ ہم جی سکیں۔ 25 ویں آیت دیکھیں۔'' کیونکہ جو کوئی اپنی جان بچانا چاہے اسے کھوئے گا اور جو کوئی میری خاطر اپنی جان کھوئے گا۔'' اس کا مطلب ہے ہر مسیحی، کیونکہ مسیح تھا۔ یہاں شاگردوں سے بات کررہے ہیں۔ ہر مسیحی جس نے خودغرضانہ زندگی گزاری ہو۔ اپنے آرام، اپنے سکون، اپنی بھلائی۔ اپنے فائدے اور اپنے نفع کو ہی سوچا ہو، وہ ''زندگی'' ہمیشہ کے لیے ضائع ہوجائے گی۔ ابدی لحاظ سے سب برباد، لکڑی، گھاس اور بھوسہ جو دھوئیں میں جل جائے گا۔ لیکن ''جو کوئی میری خاطر اپنی جان کھوئے گا۔ وہ اسے پائے گا۔'' یعنی، جس نے اپنی زندگی بھلائی اپنے فائدے، اپنے نفع اور اپنی ترقی کے لئے نہ گزاری بلکہ اس زندگی کو قربان کیا، دوسروں کی خدمت میں مسیح، کی خاطر صرف کیا۔ وہ پائے گا'' کیا پائے گا؟، وہ اسے ہی پائے گا، کچھ اور نہیں (اپنی زندگی)، کسی اور کی نہیں: وہ اسے ہی پائے گا۔ وہ زندگی ابدی بنادی گئی، ہمیشہ قائم رکھی گئی ہے، وہ غیر فانی مواد پر بنی ہے جو آنے والے دن کی آزمائش کی آگ میں بھی باقی رہے گی۔ وہ ''اسے پائے گا، (مسیح) مرگیا تاکہ ہم جیئں اور اگر ہمیں جینا ہے تو ہمیں بھی مرنا ہوگا۔ جو کوئی میری خاطر اپنی جان کھوئے گا، وہ اسے پائے گا۔'' پھر مسیح نے اپنے شاگردوں سے کہا۔۔''جس طرح باپ نے مجھے بھیجا ہے اس طرح میں بھی تمہیں بھیجتا ہوں۔ (یوحنا 21:20) مسیح یہاں کس کام کے لئے بھیجا گیا تھا؟ باپ کو جلال دینے کے لئے: خدا کی محبت ظاہر کرنے کے لئے خدا کے فضل کو نمایاں کرنے کے لئے

یروشلم پر رونے کے لئے؛ نادانوں اوراہ سے بھٹکنے والوں پر رحم کرنے کے لئے، اتنی محنت کرنے کے لئے کہ اسے کھانے کا بھی وقت نہ ملا ایسی خودقربانی کی زندگی گزارنے کے لئے کہ اس کے رشتہ داروں نے بھی کہا ''کہ وہ بےخود ہے(مرقس 21:3)اور ''جس طرح میرے باپ نے مجھے بھیجا، اسی طرح مسیح کہتا ہے۔ ''میں بھی تمہیں بھیجتا ہوں۔'' جس سے میں نے تمہیں بچایا ہے میں تمہیں دنیا میں واپس بھیجتا ہوں تا کہ تم صلیب کی مہر اپنے اوپر لئے ہوئے زندگی گزارو۔ اے بھائیو اور بہنو، ہماری زندگیوں میں کتنا تھوڑا ''خون'' ہے ہمارے جسموں میں یسوع کی موت کی شرکت کتنی کم ہے۔ ''ہم ہر وقت اپنے بدن میں یسوع کی موت لئے پھرتے ہیں تا کہ یسوع کی زندگی بھی ہمارے بدن میں ظاہر ہو۔(۲۔کرنتھیوں 10:4)

صلیب کے پیغام کو پھیلانا

کیا ہم نے کبھی ''صلیب اٹھانا'' شروع بھی کیا ہے؟ کیا یہ تعجب کی بات ہے کہ ہم اس کے پیچھے اتنے فاصلے پر چل رہے ہیں؟ کیا یہ تعجب کی بات ہے کہ ہمارے پاس اندرونی گناہ کی قوت پر اتنی کم فتح ہے؟ اس کی ایک وجہ ہے شفاعتی طور پر، مسیح کی صلیب اکیلی ہے لیکن تجرباتی طور پر صلیب کو اس کے تمام شاگردوں کو پھیلانا ہے۔ قانونی طور پر کلوری کی صلیب نے ہمارے گناہوں کا قصور مٹا دیا ہے اور ختم کر دیا؛ لیکن؛ میرے عزیزو! میں پورے یقین سے کہتا ہوں کہ ہماری زندگی میں گناہ کی قوت سے آزادی پانے اور ہمارے اندر کے پرانے آدمی پر غالب آنے کا واحد راستہ ہے کہ صلیب ہماری جانوں کے تجربے کا حصہ بن جائے۔ صلیب پر گناہ کو قانونی اور عدالتی طور پر نمٹا دیا گیا تھا۔ لیکن یہ تبھی تجربہ بنتی ہے جب شاگرد صلیب کو ''اٹھاتا'' ہے اور یوں ہمارے اندر کے گناہ کی قوت اور ناپاکی کو مٹا دیتا ہے اور مسیح کہتا ہے، ''جو کوئی اپنی صلیب نہ اٹھائے اور میرے پیچھے نہ آئے، وہ میرا شاگرد نہیں ہوسکتا۔ اوہ ہر مسیحی کو کس قدر ضرورت ہے؟

جب جان ناکس نے خدا کی طرف دیکھنا شروع کیا تو اسکاٹ لینڈ خدا کے حضور سربسجود ہوگیا۔ جب جان ویزلے نے خدا کی طرف دیکھنا شروع کیا تو پورے ملک کو اس نے عبادت گاہ بنا لیا۔ جب وِٹ فیلڈ نے خدا کی طرف دیکھنا شروع کیا تو لاکھوں لوگوں نے نجات پائی۔ جب جارج مُلر نے خدا کی طرف دیکھنا شروع کیا تو ہزاروں کی تعداد میں والدین کے بغیر بچوں کو جینے کا سہارا ملا اور ساتھ ہی انہوں نے نجات کا ابدی تحفہ بھی حاصل کیا۔ اب میری اور آپ کی باری ہے کہ ہم خدا کی طرف دیکھنا شروع کریں کیوں کہ وہ کل، آج بلکہ ابد تک یکساں ہے۔''

☆☆☆☆☆

کڑواہٹ کا زہر

The Poison Of Bitterness

حقیقی بیداری اس وقت تک نہیں آسکتی جب تک ہمارا خدا کے ساتھ عمودی رشتہ اور لوگوں کے ساتھ افقی رشتے خدا کی پاکیزگی سے متاثر نہ ہوں۔

ہم خدا کے ساتھ اپنے عمودی رشتے کو بہت روحانی ظاہر کر سکتے ہیں لیکن خدا کے ساتھ درست رشتہ ان لوگوں کے ساتھ درست تعلقات کو بھی شامل کرتا ہے جنہیں ہم ناپسند کرتے ہیں یا جنہوں نے ہمیں کسی نہ کسی طرح تکلیف دی ہو۔ چونکہ انسان گرا ہوا ہے اور اس کے مسائل، مقاصد، ماضی، خرابیوں وغیرہ ہوتے ہیں۔ اس لیے دوسروں کے ساتھ متحرک تعلق میں رہنا لازمی طور پر دل آزاری کا سبب بنے گا۔ لہٰذا سوال یہ نہیں کہ آپ معافی اور کڑواہٹ کے معاملات سے نمٹیں گے یا نہیں۔ بلکہ سوال یہ ہے کہ آپ ان سے کیسے نمٹیں گے۔

مسیح کے پیروکار ہونے کے ناطے، ہمیں کبھی بھی کسی کی دل آزادی کو کڑواہٹ تک نہیں پہنچنے دینا چاہیے، کیونکہ کڑواہٹ زہریلی ہوتی ہے۔ لیکن ہم ایسا کیسے کریں؟

''تین چیزیں جن کی کوشش کی جائے''

عبرانیوں 12: 14-17 ایک زبردست حوالہ ہے جو کڑواہٹ کو بیان کرتا ہے اور یہ کہ ہم اس کے زہر سے کیسے بچیں: ''سب کے ساتھ میل ملاپ رکھنے اور اس پاکیزگی کی کوشش کریں جس کے بغیر کوئی بھی خداوند کو نہ دیکھے گا۔ یہ دھیان رکھیں کہ کوئی بھی خدا کے فضل سے محروم نہ ہو، اور نہ ہی کڑواہٹ کی کوئی جڑ نکلے جو فساد پیدا کرے اور بہت سے لوگ اس سے ناپاک ہو جائیں۔ کوئی بھی عیسو کی طرح جنسی طور پر بے راہ یا بے دین نہ ہو جس نے ایک وقت کے کھانے کے لیے اپنی پہلوٹھے کی برکت بیچ دی۔ آپ جانتے ہیں کہ بعد میں جب اس نے برکت پانے کی خواہش کی تو اسے رد کر دیا گیا، کیونکہ اسے توبہ کرنے کا موقع نہ ملا حالانکہ اس نے اسے آنسوؤں سے تلاش کیا۔

جس یونانی لفظ کا ترجمہ ''کوشش'' یا جدوجہد'' کیا گیا ہے اس کا مطلب ہے۔ ''تیزی سے دوڑنا تاکہ کسی کو یا کسی چیز کو پکڑا جا سکے، مصنف یہ کہنا چاہتا ہے کہ اس معاملے میں نیت کے ساتھ، سنجیدگی اور مستقل مزاجی سے کوشش کریں۔ یہ جدوجہد صرف انفرادی نہیں بلکہ دوسروں کے ساتھ ہمارے تعلقات کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ وہ کہتا ہے کہ تین چیزیں ہیں جن کے لیے ہمیں کوشش کرنی چاہیے اور اگر ہم ان کو مدنظر نہ رکھیں تو ہم کڑواہٹ میں مبتلا ہو جائیں گے۔ سب سے پہلے، ہمیں سب کے ساتھ امن کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔ ہمیں مسائل اور دل آزاریوں کو بڑھنے نہیں دینا بلکہ انہیں حل کرنا چاہیے۔ ہمیں اپنے غصے کے ساتھ امید کا سورج غروب نہیں ہونے دینا چاہیے۔ ہمیں مسائل اور دل آزاریوں سے بچنا یا چھپنا نہیں بلکہ ان

کا سامنا کرنا ہے اور دوسروں کے ساتھ تعلقات میں امن کے لیے سرگرمی سے کوشش کرنی ہے۔ ہمیں بے عمل نہیں بلکہ امن کے لیے قدم اٹھانے والا ہونا چاہیے ہمیں صلح کروانے والا اور کرنے والا بننا ہے۔ دوسری بات ہمیں پاکیزگی کے لیے کوشش کرنی ہے۔ ہمیں اپنے دل اور زندگی کے گناہ کی فکر کرنی ہے۔ اور اپنے بھائی کے گناہ کے بارے میں بھی اس کے پاس جانا ہے۔ ہمیں ایک دوسرے کو غلط رویوں اور اعمال کے بارے میں للکارنے کی ضرورت ہے۔ اور ان باتوں کے بارے میں جو ہم کہتے ہیں۔ چغلی اور سخت کلامی کے بارے میں۔ خدا کلیسیا میں بیداری کو روکے ہوئے ہے کیونکہ ہم کلیسیا کی مناسب تربیت پر عمل نہیں کرتے۔ ہم کلیسیائی نظم وضبط کے ساتھ آنے والی پریشانیوں سے بچنا چاہتے ہیں ہم نہیں چاہتے کہ لوگ چندہ دینا بند کر دیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ لوگ کلیسیا چھوڑ دیں۔ اس لیے ہم گناہ کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور اسے گزرنے دیتے ہیں۔ ہم یہ کلیسیا کے لوگوں کے ساتھ کرتے ہیں اور سب گناہ ہونے دیتے ہیں۔ ہم یہ ان لوگوں کے ساتھ کرتے ہیں جن سے ہم محبت کرتے ہیں۔ لیکن بظاہر ہم تعلق کو اس شخص سے زیادہ چاہتے ہیں۔ جب بھی آپ کسی رشتے سے اس شخص سے زیادہ محبت کریں گے۔ تو آپ بزدل بن جائیں گے۔ لیکن اگر آپ واقعی اس شخص سے محبت کرتے ہیں تو آپ اسے سچ ضرور بتائیں گے۔

بائبل ہمیں ایک سست اور لاڈ پیار کرنے والی محبت کی طرف نہیں بلاتی، بلکہ ایک بہادر محبت کی طرف بلاتی ہے ایسی محبت جو کہتی ہے میں تم سے اتنی محبت کرتا ہوں کہ میں تمہیں سچ بتائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ چاہے تم مجھے پسند نہ کرو۔ ہمیں پاکیزگی کے لیے کوشش کرنی ہے۔ تیسری بات ہمیں فضل کے لیے کوشش کرنی ہے "یہ دھیان رکھو کہ کوئی بھی خدا کے فضل سے محروم نہ ہو۔"

جو بھی ہمارے آس پاس ہو، اسے یسوع کی محبت اور رحمت کا احساس ہونا چاہیے۔ ہم پاکیزگی کی طرح تکبر یا خودی کی طرف داری نہیں کرتے۔

راست بازی کے ساتھ نہیں بلکہ فضل کے ساتھ۔ ہم یہ ذہن میں رکھتے ہیں کہ ہم ناکام ہوتے ہیں، دوسرے بھی ناکام ہوئے ہیں اور یسوع ہمیں دوبارہ جوڑ دیتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ آپ صلح کے پیچھے جائیں، تعلقات کو بحال کریں، گناہ سے نمٹیں اور ایسا شخص بنیں جو دوسروں پر فضل کرے۔

کڑواہٹ کیسے شروع ہوتی ہے

اب آئیں ہم کڑواہٹ کا جائزہ لیں۔ کڑواہٹ کا راستہ اس وقت شروع ہوتا ہے جب ہم سے کوئی ایسی چیز چھین لی جاتی ہے جس کے ہم حق دار تھے، یا ہمارے ساتھ ایسا کچھ کیا جاتا ہے جس کے ہم مستحق نہیں تھے۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ کسی بھی فرد کے دل اور زندگی میں کڑواہٹ کب شروع ہوتی ہے کیونکہ ہر شخص مختلف ہوتا ہے۔ اپنی زندگی

میں معافی نہ دینے کو دیر تک رہنے دینا۔ کیونکہ وہ فوراً دل میں جڑ پکڑنے لگتی ہے۔ کڑواہٹ ان زخموں کا نتیجہ ہے جن کا علاج نہیں کیا گیا۔ ہم سب کو تکلیف پہنچتی ہے لیکن صرف یہ کہ آپ کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ تلخ ہو گئے ہیں۔ صرف یہ کہ آپ غم درد یا غصہ محسوس کرتے ہیں، اس کا لازمی مطلب یہ نہیں بلکہ مسئلہ یہ ہے کہ آپ کڑواہٹ میں مبتلا ہیں۔

آپ تکلیف کے بارے میں کچھ نہ کرنے سے کڑواہٹ شروع ہوتی ہے جب معاف نہ کیے گئے زخم اندر ہی اندر سڑنے لگتے ہیں۔ آپ بار بار سوچتے ہیں کہ آپ کے ساتھ کیا ہوا۔ ان زخموں کا صحیح طریقے سے علاج نہیں کرتے۔ میں ایک خاتون سے ملا جس کی ٹانگ گھٹنے کے نیچے سے کاٹ دی گئی تھی۔ اس نے مجھے بتایا کہ یہ سب کچھ غیر ضروری تھا۔ اس کی پنڈلی پر معمولی سا زخم تھا جو زیادہ خطرناک نہیں تھا۔ لیکن اس نے اس زخم کو نظر انداز کیا اور صرف سطحی علاج کیا۔ وہ تھوڑا سا سڑ گیا، اور اسے ڈاکٹر کے پاس جانا چاہیے تھا۔ لیکن اسے لگا کہ وہ خود ہی سنبھال لے گی وہ بگڑ گیا کیونکہ وہ زخم اندر تک گہرا اور پھیل چکا تھا۔ جتنا اس نے سوچا بھی نہیں تھا۔ پھر ایک صبح جب وہ جاگی تو اس کی ٹانگ پوری سوجی ہوئی اور سرخ تھی۔ اس کے شوہر نے اسے اسپتال لے جایا، لیکن ڈاکٹر اس کی ٹانگ نہ بچا سکا۔

کڑواہٹ بھی ایسی ہی ہوتی ہے

شروع میں آپ سوچتے ہیں کہ یہ کوئی بڑی بات نہیں اور آپ سنبھال سکتے ہیں۔ ''لیکن کڑواہٹ دھوکہ دیتی ہے۔'' یہ دل کا ایسا زخم ہے جو اندر ہی اندر سڑتا ہے۔ اور خطرناک ہے کیونکہ یہ ہمارے کردار کا حصہ بن جاتا ہے۔

کڑواہٹ کے زہر کے بارے میں بوجھ محسوس کرتا ہوں کیونکہ میں ایسے لوگوں سے ملا ہوں جن کے پاس عظیم نعمتیں، قابلیتیں اور فہم ہے، لیکن وہ آگے نہ بڑھ سکے کیونکہ وہ اندر سے زخمی اور بیمار ہیں۔ وہ غصے میں ہیں اور اپنی تکلیفوں کا سامنا نہیں کیا۔ کیا آپ کے دل میں بھی کوئی زخم سڑ رہا ہے؟

کڑواہٹ کی نشانیاں

ایسی بہت سی نشانیاں ہیں جو ظاہر کر سکتی ہیں کہ آپ کے دل میں ان میں سے کوئی بھی اکیلی نشانی لازمی طور پر یہ ثابت نہیں کرتی کہ آپ تلخ ہیں۔ لیکن یہ اس بات کی علامتیں ہیں کہ آپ کڑواہٹ کے راستے پر ہیں ایک نشانی یہ ہے کہ آپ دوسروں کو اپنے نسلوں میں شامل کرنے لگتے ہیں۔ مثلاً آپ دوسروں کے ساتھ اپنی تکلیفیں ''دعاؤں'' کے بہانے شیئر کرنے لگتے ہیں۔ ایک اور نشانی جو بہت اہم ہے وہ ہے غصہ ہے۔ آپ صرف اس شخص کو یاد کر کے ہی غصے میں آسکتے ہیں۔ تیسری نشانی یہ ہے کہ آپ اس شخص یا کسی اور کے خلاف جارح ہو جاتے ہیں۔ چوتھی نشانی یہ ہے کہ آپ کسی تکلیف یا ناانصافی کے بارے میں حد سے زیادہ سوچتے رہتے ہیں۔

آپ اس پر قابو نہیں رکھ پاتے، اور جذباتی طور پر اسے چھوڑ نہیں سکتے یوں کڑواہٹ آپ پر قابو پانا شروع

کر دیتی ہے۔ایک اور نشانی منفی سوچ یا طنزیہ رویہ ہے۔ آپ مسئلے اور شخص کا سامنا کرنے کے بجائے اندر ہی اندر تنقید کرنے لگتے ہیں۔اور چھٹی نشانی یہ ہے کہ آپ اس شخص کا سامنا ہی نہیں کر سکتے جس نے آپ کو تکلیف دی ہو۔آپ ان کا نام سننا بھی برداشت نہیں کر سکتے۔آپ ان کے بارے میں سوچنے پر بھی بے چین ہو جاتے ہیں۔

کڑواہٹ کی ظاہری شکلیں

اس عبارت میں، پندرہویں آیت میں بیان کرتا ہے کہ کڑواہٹ لوگوں کی زندگیوں میں کیسے ظاہر ہوتی ہے۔سب سے پہلے، کڑواہٹ، مصنف کڑواہٹ کے سطح کے نیچے چھپی ہوتی ہے، کڑواہٹ کی جڑ کی بات کرتا ہے۔ ایک تلخی رکھنے والا شخص بظاہر کام کرتا ہے، لوگوں سے میل جول رکھتا ہے، اور ایسے ظاہر کرتا ہے جیسے کچھ غلط نہیں کوئی یہ بورڈ لے کر نہیں پھرتا کہ ''میں کڑوا ہوں''۔ لیکن کڑواہٹ دل کے اندر چھپی ہوتی ہے۔

دوسری بات، کڑواہٹ اچانک اور غیر متوقع طور پر ظاہر ہو سکتی ہے۔متن کڑواہٹ کی اس جڑ سے خبردار کرتا ہے جو ''اچانک اُگ آتی ہے۔کڑواہٹ کچھ وقت تک دل کے اندر چھپی رہتی ہے، اور پھر اچانک ظاہر ہو جاتی ہے۔غیر حل شدہ مسائل جمع ہوتے جاتے ہیں، غصہ بڑھتا ہے، اور اچانک کڑواہٹ ظاہر ہوتی ہے اور لوگ اپنا آپ کھو بیٹھتے ہیں اور برے الفاظ یا کام کرتے ہیں۔

''تیسری بات: ''کڑواہٹ تباہ کن ہوتی ہے،''

تیسری بات: ۔کڑواہٹ کی اس جڑ سے خبردار کرتا ہے جو اچانک ''اگ آتی ہے۔'' اور مشکل پیدا کرتی ہے لفظ ''Trouble'' یونانی زبان کا ہے جس کا مطلب ہے ''فساد یا پریشانی پیدا کرنا۔'' کڑواہٹ ایک ایسا جھگڑا ہے جو ہونا ہی ہے۔ یہ دل میں زخم پالنے اور سنبھالنے جیسا ہے۔ یہ جیسے انکیوبیٹر میں بڑھتا اور بڑھتا ہے۔جب موقع ملتا ہے، تو کڑواہٹ خود کو ظاہر کرنا چاہتی ہے۔اگر آپ کڑواہٹ والے شخص ہیں، تو مسئلہ یہ نہیں کہ آپ کب پریشانی پیدا کریں گے بلکہ یہ ہے کہ کب کریں گے۔بس وقت کا سوال ہے۔

چوتھی بات: ۔موضوع کے مطابق کڑواہٹ دوسروں کو بھی آلودہ کر دیتی ہے۔ اور اس کے سبب سے بہت سے ناپاک ہو جاتے ہیں اس کا مطلب ہے ''ناپاک با الفاظ دیگر آلودہ ہونا۔''

آلودہ، داغدار اور ناپاک کرنا، کڑواہٹ ایک متعدی مرض ہے، اور اگر ہم اس سے نہ نمٹیں تو ہمیں الگ تھلگ رہنے کی ضرورت ہے۔تلخ مزاج لوگوں کو قیادت اور خدمت کی ٹیموں سے ہٹا دینا چاہیے، کیونکہ کڑواہٹ قابو سے باہر ہو جاتی ہے اور لوگ ناپاک ہو جاتے ہیں۔ زخمی لوگ غیبت، تضحیک آمیز گفتگو اور رویے کی خرابیوں کی طرف مائل ہوتے ہیں، جو خدا کے کام میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ اس کی ایک تکلیف دہ قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔میرا ماننا ہے کہ اسی وجہ سے عبرانیوں کا مصنف یعقوب اور عیسو کی

مثال دیتا ہے۔ عیسو نے ایک کھانے کے بدلے اپنی پہلوٹھے ہونے کی برکت بیچ دی، اور اسے شدید افسوس ہوا۔ متن میں لکھا ہے'' کیونکہ تم جانتے ہو کہ بعد میں (آیت 17) جب ہم پیچھے مڑ کر دیکھتے ہیں اور احساس ہوتا ہے کہ ہم نے کیا کیا اور اس کی کتنی بڑی قیمت چکائی، تو اکثر شدید غم اور افسوس ہوتا ہے۔ عیسو دل سے چاہتا تھا کہ جو کچھ اس نے کیا وہ واپس لے لے، لیکن وہ اپنی پہلوٹھے ہونے کی برکت واپس نہ لے سکا۔

ٹوتھ پیسٹ کو دوبارہ ٹیوب میں واپس نہیں ڈال سکتے۔ بعض باتیں اور کام جو ہم غصے تلخی یا پریشانی میں کرتے ہیں یا کہتے ہیں وہ نقصان کا باعث بنتے ہیں۔

کڑواہٹ کی قیمت

کڑواہٹ یا انتقام شروع میں اچھا محسوس ہوسکتا ہے لیکن یہ ہمیشہ معافی سے زیادہ مہنگا پڑتا ہے۔

اس قیمت کا ایک حصہ یہ ہے کہ کڑواہٹ دوسرے شخص کو آپ کی زندگی پر اختیار دے دیتی ہے۔ مگر معافی خدا کے اختیار کو تسلیم کرتی ہے۔ کبھی بھی دوسروں کو اپنی زندگی پر اختیار نہ دیں۔ صرف خدا کو آپ کی زندگی پر اختیار ہو چاہے جب آپ خود کو یہ یاد دلاتے ہیں، تو آپ اپنے زخموں کر صحیح تناظر میں دیکھ سکتے ہیں۔

کڑواہٹ خوش ہونے کا باعث بنتی ہے کہ جب آپ غصے اور کڑواہٹ میں ہوتے ہیں تو اپنے دکھ اور مسائل میں اتنے الجھ جاتے ہیں کہ خوشی محسوس نہیں کر سکتے۔ آپ خوش نہیں ہونا چاہتے، آپ بدلہ لینا چاہتے ہیں۔ حقیت واضح کرنا چاہتے ہیں آپ چاہتے ہیں کہ دوسرا شخص وہی محسوس کرے جو آپ نے کیا۔ آپ خوشی کو رد کر دیتے ہیں اور اپنے ساتھ ہونے والے واقع کے تابع ہو جاتے ہیں۔

جب آپ خوشی سے انکار کرتے ہیں، آپ خوشی کو جھٹلاتے بھی ہیں۔ ذرا سوچیں کہ آپ کے شریک حیات، بچے یا قریبی لوگ کیا جھیلتے ہیں جب آپ تلخ اور غصے میں ہوتے ہیں۔ سوچیں کہ وہ کتنی بڑی قیمت چکاتے ہیں صرف اس لے کہ آپ کسی اور سے ناراض ہیں۔ آپ کے قریب کے تمام لوگ آپ کی خوشی اور محبت کے محتاج ہیں۔ لیکن آپ اپنے ساتھ ہونے والے واقعے سے اتنے پریشان ہیں کہ آپ انہیں یہ خوشی دے نہیں پاتے۔

کڑواہٹ سے نمٹنے کے اقدامات

میں آپ کو تلخی سے نمٹنے کے چار اقدامات بتاتا ہوں۔ ان باتوں کو بتانے سے پہلے یاد رکھیں کہ پاک کلام کی سچائی انسان کی زندگی بدل دیتی ہے۔ یہ صرف ہمارے تجسس کو مطمئن کرنے کے لئے نہیں بلکہ ہماری زندگی کو بدلنے کے لیے ہے۔ ہمیں ان باتوں کو صرف ذہنی طور پر نہیں بلکہ دل سے بھی ماننا ہوگا۔ ہمیں یہ سمجھنا اور ماننا ہوگا کہ ہر گناہ جو کسی ایماندار کے خلاف کیا جائے وہ یسوع کے خلاف کیا جاتا ہے (اعمال 9:4-6) جب ساؤل کلیسیا کو ستا رہا تھا تو یسوع نے کہا، ساؤل ساؤل تو مجھے کیوں ستاتا ہے؟

۲۔ خدا چاہتا ہے کہ ہم اس کے سامنے اور انسانوں کے

سامنے صاف ضمیر کے ساتھ زندگی گزاریں۔ پولوس رسول نے اعمال 24 : 16 میں کہا'میں ہمیشہ یہ کوشش کرتا ہوں کہ خدااورانسانوں دونوں کے سامنے میرا ضمیر صاف ہو۔ مجھے تیس سال پہلے اس بات نے چیلنج کیا اور میں نے اسے دل سے قبول کرلیا۔ میری زندگی کا مقصد ہے کہ کوئی بھی شخص ایسا نہ ہو جس کی آنکھوں میں سیدھا نہ دیکھ سکوں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ مجھے پسند نہ کریں۔لیکن میں ہمیشہ چاہتا ہوں کہ میرا ضمیر ان کے سامنے صاف ہو۔ زندگی بہت مختصر ہے،خدا کی بادشاہی بہت عظیم ہے، اس کے لوگ بہت قیمتی ہیں۔ہمیں معاف کرنا چاہیے اور یہ فیصلہ کرنا چاہیے کہ ہم دوسروں کی زیادتیوں سے اپنی شناخت نہ بنائیں۔ جب بھی آپ تلخی کوجگہ دیتے ہیں تو آپ اسے اجازت دے دیتے ہیں کہ وہ آپ کی پہچان بن جائے۔ صرف خداہی ہے جوآپ کی شناخت طے کرتا ہے۔آپ کو یہ بند کر دینا چاہیے کہ دوسروں کی زیادتیوں کی وجہ سے آپ کا ردعمل پیدا ہو۔ دوسروں پر ردعمل دینے کی بجائے، خدا کو جواب دینے دیں۔ اور جب آپ خدا کا جواب دیتے ہیں،تو وہی آپ کی پہچان طے کرتا ہے۔

جب بھی مناسب اور ممکن ہو،تو براہ راست اس شخص سے بات کریں جس نے آپ کو تکلیف دی ہے۔ بہت سے سطحی، روحانی لوگ ہیں جو انکار اور رہائی میں فرق نہیں جانتے۔ایمان کا مطلب بچاؤ نہیں بلکہ حوصلہ ہے۔ایمان کا مطلب مسائل سے نمٹنا ہے۔ ہوسکتا ہے آپ کو اس شخص کے پاس جا کر یہ کہنا پڑے۔

''تم نے مجھے دکھ دیا۔ میں یہ دکھ تمہارے خلاف دل میں نہیں رکھ رہا،لیکن تم نے مجھے دکھ دیا۔ میں تمہیں معاف کرنے کا انتخاب کررہا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ ہم اسے درست کریں۔ ہمیں اس معاملے کو سلجھانا ہے۔'' اگر یہ باتیں آپ کے دل پر بوجھ ہیں،تو میں آپ کو چیلنج دیتا ہوں کہ اپنے مسائل صلیب کے قدموں میں رکھ دیں اور وہیں چھوڑ دیں تا کہ آپ آزاد ہوسکیں خدا کو وہیں آپ سے ملاقات کرنے دیں جس حالت میں ہیں۔

اسے بادلوں کو پیچھے ہٹانے دیں۔اسے آپ کے دل کو شفا دینے دیں۔ ہوسکتا ہے آپ کو دعا کرنی پڑے اور خدا سے معافی مانگنی پڑے کہ آپ دکھ کو میں گرفتار ہوگئے ہیں۔حتیٰ کہ دکھ میں بھی خدا آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہے۔

موسیٰ نے بھی یہی دعا مانگی تھی بلکہ خدا کی منت کی تھی کہ، ''میں تیری منت کرتا ہوں مجھے اپنا جلال دکھادے۔'' پھر نہ صرف اس نے خدا کے جلال کا کچھ حصہ دیکھا بھی بلکہ اس کے اپنے چہرے سے بھی اس جلال کا کچھ نور ظاہر ہونے لگا۔ (خروج 34 : 29)، (خروج18:33)۔ ہمارے لیے خدا نے اور آسان کر دیا ہے کہ ہم یسوع مسیح کے چہرے کو دیکھیں گے تو ہم پر بھی خدا کا جلال کثرت سے ظاہر ہوگا۔ (۲۔کرنتھیوں6:4) ہماری سب سے اعلیٰ وافضل دعا یہی ہے کہ ہم ایسا کام اور کلام کریں جس کے وسیلے خدا ہم میں جلال پائے۔(یسعیاہ21:60)

عدالت کے درمیان خداوند کی رحمت تلاش کریں

Seek The Lord's Mercy In the Midst of Judgement

یہ پیغام ہمیں خطرے اور عدالت کے وقت میں خداوند سے رحم طلب کرنے کی امید کی زبردست یاددہانی کروانا ہے۔

''شاید خدا رحم کرے اور اپنا ارادہ بدلے اور اپنے قہر شدید سے باز آئے اور ہم ہلاک نہ ہوں۔(یونا9:30)

جب مصیبت انگیز تقدیریں (خدا کی عدالتیں) انسانوں کو ان کے گناہوں کا احساس دلاتی ہیں۔اور ان میں فروتنی، توبہ،اور دعا کی روح کو جگاتی ہیں۔تو خداوند اکثر رحم کرتے ہوئے ان سے آنے والی برائی کو ٹال دیتا ہے۔یہی اثر تھا یوناہ کے تینوہ کے لوگوں کے لیے پیغام کا۔لوگوں نے خود کو فروتن کیا اور اپنی شرارتوں سے توبہ کی؛ اور خدا نے اس سزا کے نفاذ کو روک دیا جو اس نے ان کے خلاف سنائی تھی۔

میرے عزیزو! کیا ہمیں یہ خوف نہیں ہونا چاہیے کہ نہنو کے لوگ عدالت میں ہمارے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے اور ہمیں مجرم ٹھہرائیں گے(متی41:12)

اگر ہم ان کی مثال پر چلیں اور خدا کے حضور اپنے آپ کو فروتن نہ کریں؟ انہوں نے یوناہ کی منادی پر توبہ کی (اور فوراً، اسے پہلی بار سنتے ہی) اور انہوں نے رحم کی تلاش کی، جب ان کے پاس اور کچھ کہنے کو نہ تھا،صرف یہی؛

''کون جانتا ہے کہ شاید کچھ امید ہو،اس سب کے بعد جو نبی نے اتنی سنجیدگی سے بیان کیا؟

ہمارے پاس فضل کے تخت تک آزاد رسائی ہے، اور اسرائیل کی مانند، ہمارے پاس دعا کے ذریعے خدا اور انسان دونوں پر غالب آنے کا اختیار ہے (پیدالیش28:32) اور کیا ہم میں سے کسی کے بارے میں یہ کہا جائے گا کہ خداوند نے ہمیں توبہ کا وقت دیا۔ہمیں توبہ کی دعوت دی اور ہم نے توبہ نہ کی؟ (مکاشفہ21:2)

خدا کی رحمت ایسا نہ ہونے دے

خدا کی عدالتیں زمین پر ظاہر ہورہی ہیں (یسعیاہ25:9-11) اس کا ہاتھ بلند ہے اور اگر کوئی اتنے لاپرواہ یا ضدی ہوں کہ وہ نہ دیکھیں،تو بھی جلد یا بدیر،انہیں ضرور دیکھنا ہوگا، وہ دیکھیں گے۔عظیم خدا کا زمین کے باشندوں سے جھگڑا ہے۔یرمیاہ 25:31:ہوسیع 4:1 جو بت بیرون ملک بہتوں اور مجھے ڈر ہے کہ یہاں اپنے ملک میں بھی بہت سوں کے درمیاں طے ہونا باقی ہے۔وہ یہ ہے: کیا واقع وہ زمین کا حاکم ہے یا نہیں؟ لیکن وہ یقیناً اپنا مقدمہ پیش کرے گا اور اس میں فتح پائے گا۔اور خواہ عدالت کے ذریعے ہو یا رحم کے ذریعے،سب انسان جان لیں گے کہ وہی خداوند ہے۔میرا یقین ہے کہ عید عتیق میں کوئی اور فقرہ اتنی بار نہیں دہرایا گیا جتنا یہ ''تم یا'' وہ جان لیں گے کہ میں خداوند ہوں'' مثلاً، خروج7:6، حزقی ایل 11:25) خدا کو تسلیم نہیں کیا جاتا، بلکہ بعض جگہوں پر اسے باضابطہ طور

پر رد یا ترک کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا انسانوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیا گیا ہے، ان کے شدید جذبات بے قابو ہیں۔ اور وہ بغیر کسی روک ٹوک کے اپنی بری خواہشات کے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔ ان کا دلوں پر اس سے زیادہ ہولناک عدالت جہنم سے اس طرف نازل نہیں کی جاسکتی اگر میں ان لوگوں کی متفقہ دعاؤں پر جو خدا سے ڈرتے اور اس پر بھروسا رکھتے ہیں، خداوند کی مہربان توجہ پر بھروسا نہ کرنا، تو مجھے مستقبل واقعی تاریک نظر آتا اور جو جانتے ہیں کہ خدا کے لیے بچانا یا ہلاک کرنا، زیادہ یا کم لوگوں کے ذریعے، یکساں آسان ہے (ا۔سموئیل 6:14)

ہمارے گناہ اور دوسروں کے گناہ بہت سے معاملات میں، ہم سب خیال قول اور عمل میں گناہ کرتے ہیں۔ خدا کے اپنے لوگوں کے گناہ نہایت زیادہ ہیں۔ اور اس کی جانی پہچانی نیکی کے تناظر میں اور بھی سنگین ہو جاتے ہیں۔ کہ اگر وہ صرف انہی کے ساتھ عدالت میں آجائے تو وہ اس کے رحم سے مہیا کردہ شفاعت کے سوا کچھ اور پیش نہ کر سکتے۔ اے خداوند اگر تو بدکاریوں کو یاد رکھے، تو اے خداوند کون باقی رہ سکے گا؟ پر مغفرت تیرے ہاتھ میں ہے تا کہ لوگ تجھ سے ڈریں (زبور 130:3-4) زمانے کی بدی خلاف تقریر کرنا آسان ہے۔ لیکن صرف وہی لوگ جو حقیقی طور پر اپنے گناہوں کی کثرت اور شدت سے متاثر لوگ ہی اس قابل ہوسکتے ہیں کہ وہ نبی کے الفاظ یا احساس کو سمجھ سکیں۔ جب اس نے کہا ''میں ناپاک ہونٹوں والے لوگوں کے درمیان رہتا ہوں۔'' (یسعیاہ 6:5) یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ بے ایمانی، بے حیائی، جھوٹی قسمیں، بے حرمتی اور خدا کی ہر بات کو نظر انداز کرنا اور اس کی توہین عام ہو چکی ہے۔ خدا کے قوانین، اور ملک کے قوانین۔ جہاں تک ان کا مقصد اس کے احکام کی پابندی کروانا۔ زندگی کے ہر طبقے میں کھلے عام اور معمول کے مطابق پامال کیے جارہے ہیں۔ ایسے وقت میں جب خداوند قادرِ مطلق رونے اور قائم کرنے کے لیے بلاتا ہے۔ لاپرواہ سکون، عیاشی، اور ہنگامہ آرائی، ہمارے قومی مزاج کی نمایاں خصوصیات بن چکی ہیں (یسعیاہ 22:12-13) فوجی جذبے کا زوال، اور تابع داری سے بیزاری جو عام مشاہدے میں ہے اور ہر طرف پھیلی ہوئی ہے۔ جو ہمارے خدا کے خلاف گناہوں کا نتیجہ ہیں۔ وہ اخلاقی اسباب ہیں جو کسی قوم کی تباہی کے لیے کافی ہیں۔ جب تک کہ اس کی رحمت ہماری طرف سے مداخلت نہ کرے۔

خداوند میں حوصلہ رکھیں

اگر چہ ہمارے گناہوں پر رنج وغم منانے اور عاجزی سے اپنی سزاوار عدالتوں کا اقرار کرنے کے بہت سے اسباب ہیں، تو بھی ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ ہمارا خداوند خدا رحم کرنے والا خدا ہے۔ کون کہہ سکتا ہے؟ شاید اب بھی خدا ہم پر رحم کرے اور اپنے شدید قہر کو ہمیں ہلاک کرنے سے روک لے۔

☆☆☆☆☆☆☆

اگراس کی برکت سے ہماری دعائیں سچی توبہ پیدا کریں۔ تو میں اس کے کلام کی بنیاد پر آپ سے کہہ سکتا ہوں کہ ابھی بھی امید ہے۔ آپ جو خدا کے مقصد کے لیے کانپتے ہو۔ جن کی آنکھیں دل کو چھو جاتی ہیں۔ جو گناہ پر ماتم کرتے ہو اور ان مصیبتوں پر جو گناہ کے سبب زمین پر بڑھ گئی ہیں۔

حوصلہ رکھو

جس نے تم سے محبت کی اور تمہارے گناہوں کے لیے جان دی وہ جلال کا خداوند ہے۔ آسمان اور زمین کی ساری قدرت اسے دے دی گئی ہے خداوند سلطنت کرتا ہے، خواہ زمین کتنی ہی بے چین کیوں نہ ہو۔ (زبور 1:99) تمام مخلوق اس کی مرضی کی آلہ کار ہیں۔

جب دشمن حملہ آور ہوں تو دشمن سیلاب کی طرح آئے گا۔ جو خداوند کے دم سے رواں ہو (یسعیاہ 19:59) یہ کہتے ہوئے ''یہاں تک تو آئے گا۔ آگے نہیں اور یہیں تیری مغرور موجیں رک جائیں گے۔ (ایوب 38:10-11) اسی طرح وہ انسانوں کی دیوانگی کو ابھی اتنی ہی آسانی سے تھما سکتا ہے۔ (زبور 7:65)

تم اچھا کرتے ہو کہ ان لوگوں کے گناہوں اور مصیبتوں پر ماتم کرتے ہو۔ جو اسے نہیں جانتے لیکن اگر تم اسے اپنا خوف اور دہشت بناؤ، تو وہ تمہارے لیے پناہ گاہ بن جائے گا اور تمہارے دلوں کو سکون میں رکھے گا چاہے زمین پھٹ جائے اور پہاڑ سمندر کی تہہ میں ڈال دیئے جائیں (یسعیاہ 8:13-14 زبور 2:4)

امید کے ساتھ دعا کرو

آؤ ہم اپنے لیے دعا کریں، تاکہ جب وہ آئے، تو ہم تیار پائے جائیں، ہماری کمر بندھی ہو۔ اور ہمارے چراغ جل رہے ہوں (مرقس 13:35:14:38) تاکہ ہم ہر موقع پر اس کی مرضی کے مطابق تیار ہوں۔ آؤ ہم یروشلم کے امن کے لیے دعا کریں خدا کی کلیسیا کے لیے، اس کی خوش خبری کے پھیلاؤ کے لیے اور اس کی بادشاہی کے فروغ کے لیے۔ جب تک اس کا عظیم نام سورج کے طلوع ہونے سے لے کر غروب ہونے تک جانا اور سراہا نہ جائے۔ (ملاکی 1:1) اور ساری زمین اس کے جلال سے بھر نہ جائے۔ آیئے ہم دل سے دعا کریں کہ آسمان سے برکت نازل ہو۔ ہمارے حکمرانوں پر، حکومت کی مشاورتوں پر، اور کلیسیا و ریاست کی تمام ماتحت اتھارٹیز پر تاکہ ہم دینداری اور، دیانتداری سے پرامن اور خاموش زندگی گزار سکیں تاکہ سچا دین اور نظم قائم ہو۔ اور بدی کو شرمندگی اور خاموشی نصیب ہو۔

ایمان کے ساتھ دعا کریں

اور آیئے ایمان کے ساتھ دعا کریں۔

ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ خداوند نے دعا کے جواب میں کتنے بڑے کام کیے ہیں۔ جب گناہ سخریب کو یہوداہ پر حملے میں تیزی سے کامیابی دی وہ یہ نہ جانتا تھا کہ وہ خدا کے ہاتھ میں ایک کلہاڑی یا آرا تھا۔ (یسعیاہ 10:15;37:14-36)

اس نے اپنی فتوحات کو اپنی طاقت کا نتیجہ سمجھا اور یروشلم پر قبضہ کرنے کو بھی یقینی جانا۔لیکن حزقیاہ نے شکست دی۔
اس نے سخریب کا گستاخانہ خط خداوند کے حضور ہیکل میں پھیلایا اور دعا کی ،اور اسوری فوج برف کی طرح پگھل کر غائب ہوگئی۔موجودہ وقت ایک نہایت اہم بحران ہے۔ جو کچھ بھی ہمیں انسان ہونے کے ناتے اور مسیحی ہونے کے ناتے عزیز ہے وہ خطرے میں ہے ہمارے دشمن غضبناک ہیں۔
ہمارے گناہ ہمارے خلاف گواہی دیتے ہیں لیکن اگر ہم خدا کے حضور اپنے آپ کو فروتن کریں۔اپنے گناہوں کو چھوڑ دیں اور اس کے رحم کے لیے دعا میں متحد ہو جائیں کون کہہ سکتا ہے کہ شاید وہ ہم پر رحم کرے اور وہ مدد دے انسان سے امید رکھنا بے فائدہ ہے؟ ہاں ہمیں (رومیوں31:8) امید دلائی گئی ہے کہ وہ ہمارے حق میں ہوگا اور پھر کوئی ہمارے خلاف کامیاب نہیں ہوسکتا۔ لیکن اس کی برکت کے بغیر، ہماری سب سے طاقتور کوششیں اور بہترین منصوبے بھی ایک لمحہ کے لیے کامیاب نہیں ہوسکتے۔تم جنہیں فضل کے تخت تک رسائی حاصل ہے جن کے دل خدا کے جلال کے لیے فکر مند ہیں۔ میری امید ہے کہ تم اپنے وطن کے سچے دوست ثابت ہوں گے۔اپنی گواہی دے کر اور اپنی اثر انگیزی کو استعمال کر کے گناہ (جو ہمارے تمام غموں کا اصل سبب ہے) اور رخنہ میں کھڑے ہوکر خدا سے رحم کی دعا مانگتے ہوئے، اپنے آپ اور قوم کی طرف سے۔اگر سدوم میں بھی دس ایسے لوگ پائے جاتے، وہ تباہی سے بچ جاتے۔(پیدائش32:18)
ایک اینگلیکن پادری تھا(1725-1807) جان نیوٹن جو پہلے غلاموں کی تجارت میں ملوث تھا۔لیکن بعد میں اس نے اس کام سے توبہ کی اور اس کو ختم کرنے کے لیے کام کیا۔
اس نے کئی گیت لکھے، جن میں (ایمیزنگ کریس) (حیرت انگیز فضل) بھی شامل ہے۔

"اے باپ میں تیرا شکر کرتا ہوں کہ تو ہمیشہ میری سنتا ہے۔" (یوحنا41:11)یہ بات اس نے صرف پاس کھڑے افراد کے لیے ہی نہیں کی بلکہ ہم سب کو سنانے کے لیے بھی دعا مانگی تاکہ ہم بھی اس کی طرح شکرگزاری کے ساتھ خدا کے حضور اپنی دعائیں پیش کریں اور اسے جلال کا بادشاہ سمجھیں اور کیا وہ جلال کا بادشاہ نہیں؟ وہ خود اور جو کام وہ کرتا ہے وہ سب جلال ہی جلال ہے۔ اس کی پاکیزگی بھی "جلالی" ہے(خروج11:15)اس کا نام جلالی ہے (استثناء58:28)۔اس کا کام "جلالی" ہے(زبور3:11)۔ اس کی قوت اور قدرت جلالی ہے۔ (کلسیوں11:1)اس کی آواز جلالی ہے (یسعیاہ30:30)